Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم ۔ وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

5 صفر 1424 ہجری 8 شہادت 1382 ہش 8 اپریل 2003ء

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 28 مارچ (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

وادیٔ فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا جس کے حصول کیلئے خوں ریز جنگیں ہوں گی

ایک زمانہ آئے گا کہ تم باوجود کثیر تعداد میں ہونے کے قوموں کے لقمہ تر بن جائو گے

ایسے حالات میں اگر زمین میں اللہ کا خلیفہ دیکھو تو اس کی متابعت اختیار کرو اگرچہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے

ذیل میں سرور کائنات حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چند وہ احادیث درج کی جارہی ہیں جن میں آپ نے آج کل کے حالات پیشگوئی کے رنگ میں بیان فرمائے ہیں اور جو اب من وعن پورے ہو چکے ہیں اللہ کرے کہ بنی نوع انسان اللہ کے خلیفہ کو قبول کر کے دنیا کی ہلاکتوں اور مصیبتوں سے بچ جائیں۔ (ادارہ)

☆ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَھَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْہِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَۃٍ تِسْعَۃٌ وَّ تِسْعُوْنَ فَیَقُوْلُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یُوْشِکُ اَنْ یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ کَنْزٍ مِنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا۔ (مسلم کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت آنے سے پیشتر یہ واقعہ بھی ظہور پذیر ہوگا کہ وادی فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔ جس کے حصول کیلئے خوں ریز جنگ ہوگی۔ فریقین کے سو (100) میں سے ننانوے (99) مارے جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا شاید میں بچ جاؤں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا لیکن جو وہاں جائے گا وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے سکے گا۔ یعنی اس سے استفادہ وہاں کے رہنے والوں کے نصیب میں نہیں ہوگا۔

☆ عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَ لَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّ ھِیَ خَرَابٌ مِنَ الْھُدٰی عُلَمَآءُ ھُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَآءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَ فِیْھِمْ تَعُوْدُ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ 38)

ترجمہ: حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

☆ تَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ فَزْعَۃٌ فَیَصِیْرُ النَّاسُ اِلٰی عُلَمَآئِھِمْ فَاِذَا ھُمْ قِرَدَۃٌ وَ خَنَازِیْرُ۔ (کنز العمال صفحہ 7)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی امید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے۔ یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابل شرم ہوگا۔

☆ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُھُمْ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَ قُلُوْبُھُمْ قُلُوْبُ الذِّیَابِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِءُوْنَ حَتّٰی حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰٓئِکَ مِنْھُمْ فِتْنَۃً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْھُمْ حَیْرَانَ۔ (کنز العمال کتاب القیامۃ من القسم الاول)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوں گے جو دنیا اور پیسے کے زور پر دین پھیلائیں گے اور لالچ کے ذریعہ لوگوں کے ضمیر خرید لیں گے۔ دنیا کے سامنے وہ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے۔ یعنی بظاہر بڑے نرم مزاج اور ٹھنڈی طبیعت کے ہوں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور اپنی چکنی چپڑی اور میٹھی باتوں سے لوگوں کا دین بدلنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ یعنی اندر سے انکی نیتیں سخت خراب اور ان کے ارادے بڑے خطرناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حلم کی وجہ سے ان کو دھوکا لگا ہے اور میرے خلاف ایسی ناروا جرات کی ہے۔ میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہی میں سے اور ان کے اندر سے ہی ایسے فتنہ گر پیدا کروں گا کہ ان کے فتنوں اور کارستانیوں کو دیکھ کر عقلمند اور دانا حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

☆ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلَیْھَا فَزِعًا یَقُوْلُ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِاقْتَرَبَ فُتِحَ الْیَوْمَ مِنْ رَدْمِ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ ھٰذِہٖ۔ وَ حَلَّقَ بِاِصْبَعَیْہِ الْاِبْھَامِ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا فَقُلْتُ

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان۔

دجال کا ایک اور حملہ!

(2-آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے عراق پر دجالی حملے کا ذکر کر کے بتایا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دنوں میں اقوام عالم کے روحانی وجسمانی بگاڑ کی ایک انتہائی شکل کا ذکر دجال کے نام سے فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دجالی اقوام جو خود حد درجہ کی گمراہ اور خدا سے دُور اور راندۂ درگاہِ الٰہی ہوں گی۔ انہیں مسلمانوں پر مسلط کر دیا جائے گا اوران کا یہ تسلط دراصل اس لئے ہوگا کہ خود مسلمان بھی صراط مستقیم سے بھٹک کر خدا کے مامور اور نعمت خداوندی کا انکار کر چکے ہوں گے تب خدا کا غضب ان پر اس طرح بھڑ کے گا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے یہود پر بھڑک چکا تھا۔ تب ازمنہ ماضی کے ضال (یعنی عیسائی) اور مغضوب علیھم (یعنی یہود) مسلمانوں پر تابڑ توڑ حملے کریں گے اوراس کی وجہ دراصل یہ ہوگی کہ مسلمان جو مسیح موعود اور امام مہدی کے اول المخاطبین ہوں گے وہ نہ صرف یہ کہ اس کو جھٹلا رہے ہوں گے بلکہ مامور الٰہی کے خلاف اباء واستکبار اور شوخی وتمسخر کو وہ اپنا شیوہ بنالیں گے۔

ہم نے عرض کیا تھا کہ احادیث میں جس قوم کا نام دجال رکھا گیا ہے وہ دراصل وہی آج کے مسیحی ہیں جو ایک کمزور وناتواں مریم کے بیٹے کو خدائی کا درجہ دے کر دنیا کو مذہبی اعتبار سے گمراہ کر رہے ہیں اس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے کہ آپ نے دجال کی گمراہی وضلالت سے بچنے کیلئے مسلمانوں کو سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ اور سورۃ الکھف کی ابتدائی آیتیں عیسائیوں کے گمراہ کن عقائد سے بھری پڑی ہیں۔ اوراس دجال کی سیاسی وملکی کاروائیوں اور اپنی ساحرانہ کارکردگیوں کے نتیجہ میں دنیا کی اقوام کو شکست دینے اور ان کو نگل لینے کے باعث انہیں قرآن مجید میں یاجوج ماجوج کہا گیا ہے۔ اور ایسی ساحرانہ کاروائیوں میں دراصل یہود ونصاریٰ اور دہریہ اقوام پیش پیش ہیں۔ چنانچہ آج یہی اقوام پوری دنیا پر اپنے دنیوی تسلط کے نتیجہ میں چھائی ہوئی ہیں اور خدا نے ان کو ایسی کاروائیوں کے لئے شیطان لعین کی طرح ڈھیل دے رکھی ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ اقوام دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں پر اپنا قہر برپا کر رہی ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کی آمد کے ساتھ ساتھ جس امام مہدی و مسیح موعود کی آمد کی خبر دی تھی مسلمانوں بالخصوص علماء نے اس کا انکار کر دیا ہے اور طرح طرح سے اس کو دکھ دینے ستانے اور ایذا دینے کے درپے ہیں۔ آنے والے امام مہدی نے آواز دی تھی ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

کہ اے لوگو! میرے دامنِ عافیت میں آجاؤ۔ صدق وصفا سے اس خیر کو قبول کرلو جو میں تمہارے لئے لایا ہوں۔ اس لئے کہ میرے علاوہ دنیا میں ہر طرف درندگی ہے۔ میں ہی عافیت کا وہ حصار ہوں جو اس دَور میں خداوند قدیر کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ اوراس عافیت کے حصار میں آنے کیلئے مسلمانوں اور دیگر اقوام کو آپ نے سب سے پہلے تعلیم یہ دی کہ تم اپنے ہاتھوں سے تیر وتلوار اور نیزہ وسنان کو چھوڑ کر روحانیت کی طرف جھکو آج کا دور وہ دور ہے جس میں مسلمان تیر وتلوار سے غلبہ حاصل نہیں کرسکیں گے کیونکہ اب سے خدا کا یہ نشان ہے کہ تلوار کو چھوڑ کر اسلام کے براہین قاطعہ کی سیف سے مخالفین اسلام کو شکست دی جائے اور اب سے خدا کے حکم سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ اور نفسوں کے پاک کرنے اور مخلوق خدا کو قرآن کی تبلیغ کے جہاد کی طرف لانے کی شروعات ہے۔ لیکن مسلمانوں نے نہ صرف یہ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اس حکم کی مخالفت کی بلکہ آپ کے اس حکم کے متعلق شور مچایا کہ یہ شخص انگریزوں کا غلام ہوگیا ہے اور انگریزوں کو مسلم مجاہدوں کی تلواروں سے بچانے کی خاطر ایسے عقائد اپنی طرف سے گھڑ گھڑ کر پیش کر رہا ہے۔ تیر وتلوار کے جہاد کی مناہی کرتے ہوئے آپ نے پیشگوئی کے رنگ میں فرمایا تھا کہ ؎

یہ حکم سن کر جو بھی لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

چنانچہ سچے امام مہدی کے اس حکم کو جو دراصل اس نے خدا کا حکم بندگان خدا تک پہنچایا تھا مسلمانوں نے ٹکرا کر عرصہ سو سال سے ہر میدان میں جس کو انہوں نے جہاد کا نام دیا شرمناک شکستیں کھائی ہیں۔

دوسرا عذاب اس حکم کے نہ ماننے کی وجہ سے یہ پڑا کہ بجائے اس کے کہ اپنے خود ساختہ جہاد کی تلواریں غیروں پر چلاتے وہ تلواریں غیروں کی نسبت اپنوں پر زیادہ زور سے چلنے لگیں اور اپنے ہی اپنوں کی جہاد کی تلواروں سے مرنے لگے۔ چنانچہ ایران اور عراق کی سابقہ جنگ، طالبان اور ان کے مخالف مسلمانوں کی جنگ اس کی تازہ مثالیں ہیں۔

تیسرا عذاب خدا کے مامور کے انکار کی وجہ سے ان پر یہ پڑا کہ اخوت اسلامی ختم ہو کر پھر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کہ اے مسلمانو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل تم ایک دوسرے کے دشمن تھے آپ کی آمد سے اس نعمت خداوندی سے تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی بن گئے لیکن آج پھر وہ اخوت ختم ہو چکی ہے اور مسلمان فرقوں میں تقسیم ہو کر مسلمان نہیں بلکہ شیعہ سنی دیوبندی بریلوی خدا جانے کیا کیا فرقے بن گئے ہیں۔

یہی پس منظر تھا افغانستان کی جنگ کا جس میں دو مسلمان فرقوں نے ایک دوسرے کے خلاف اس رنگ میں چڑھائی کی کہ ایک طبقہ نے دونوں کے دشمنوں کو اپنے بھائیوں پر اس رنگ میں چڑھا دیا کہ انہوں نے ان کو صفحۂ ہستی سے نابود کر کے رکھ دیا معصوم عوام آج تک سخت پریشانی کا سامنا کر رہے ہیں بنیادی انسانی ضروریات اور حقوق سے بھی محروم ہو چکے ہین اور یہی حال عراق اور دجالی طاقتوں کی باہم جنگ کا ہے کہ کویت ترکی اور سعودی عرب کے مسلمانوں نے ہی عراق کے اور اپنے دشمن کو اپنے مسلمان برادر ملک پر چڑھائی کرنے کیلئے ہر طرح کی سہولت دے رکھی ہے اور وہ ان ممالک کی سرزمینوں سے اوران کے سمندروں سے ان کے ہی بھائیوں پر تابڑ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ گویا انہوں نے اپنے کندھے دشمنوں کو اس لئے دے دئے ہیں کہ وہ ان کے کندھوں پر بندوقیں رکھ کر ان کے بھائیوں پر چلائیں۔ اوراس لڑائی میں بھی صاف نظر آرہا ہے کہ خدا کا عذاب سچے مامور کے انکار کی وجہ سے فرقہ بندی کی شکل میں ان پر نازل ہوا ہے شیعہ اور سنی قوتوں نے ایک دوسرے کو تباہ وبرباد کرنے کیلئے غیروں کو اپنے بھائیوں پر لاکھڑا کیا ہے۔ ہاں اس میں ایران کا کردار ایک حد تک صاف نظر آتا ہے۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ وہ امریکہ جیسے دشمن کی مدد کر کے اس کو ہمیشہ کے لئے خود پر مسلط نہیں کرنا چاہتا۔

کاش مسلمان سچے امام مہدی کی آواز کو سن کر جہاد کی اس تعریف کے پیچھے چلتے جو امام مہدی نے ان کو سمجھائی تھی کاش وہ سچے امام مہدی کو تسلیم کر لیتے اور فرقوں اور گروہوں میں نہ بٹتے اور سب مل کر امام مہدی کی اس تلوار کی ڈھال کے پیچھے جنگ کرتے جو تلوار دلائل وبراہین کی تلوار ہے اور جو جنگ دلائل وبراہین کی جنگ ہے اور جس میں اس نے دجال کے خدا کو موت دے کر انہیں آج سے سو سال قبل شکست دے دی تھی اور جس کو آج ان کے پادری تک تسلیم کر رہے ہیں چنانچہ حال کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ ویورپ کے دو تہائی پادری اپنے مذہب کے بنیادی عقائد پر یقین نہیں رکھتے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس حقیقت کا اظہار یوں فرمایا تھا۔

”بہت ہی خوب ہوا کہ عیسائیوں کا خدا فوت ہوگیا اور یہ حملہ ایک برچھی کے حملہ سے کم نہیں جو اس عاجز نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح ابن مریم کے رنگ میں ان دجال سیرت لوگوں پر کیا ہے۔“ (ازالہ اوہام)

پس آج کی عراق وامریکہ اوراس کے حلیفوں کی جنگ جس میں تباہی وبربادی اور طرفین کی ہلاکت یقینی ہے ایک خوفناک جنگ ہے۔ یہ احباب جماعت کو دعاؤں وگریہ وزاری کی دعوت دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ آنے والے مامور کی شناخت کر کے اس کی صداقت کو قبول کرلیں اوراس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر کے عافیت کے اس حصار میں آجائیں جس کا وعدہ خدا کے مامور نے ان سے کیا ہے۔ اور جس سے آج لاکھوں بندگان خدا امام مہدی کی غلامی قبول کر کے دائمی وابدی فیض پا رہے ہیں۔

(منیر احمد خادم)

غزل

سمندر میں جانے سے پہلے خدا را ☆ ہواؤں کا رُخ ناخدا دیکھ لینا
قضا تھامے پھرتی ہے موجوں کا آنچل ☆ نہ ڈولے سفینہ ذرا دیکھ لینا
جو گھِر جائے کشتی بھنور میں قضارا ☆ اٹھا کر یہ دستِ دعا دیکھ لینا
یہی آرزو ہے بس اپنی خدایا ☆ نہ ہوجاؤں گمراہ ذرا دیکھ لینا
منانے منانے کے چکر میں ظالم ☆ کہیں ہو نہ جائے خفا دیکھ لینا
بجایا ہے مطرب نے نغمہ وفا کا ☆ بلند اک نہ ہوگی صدا دیکھ لینا
بسا کر میں آنکھوں میں خوابوں کی لذت ☆ کئے جارہا ہوں وفا دیکھ لینا
شِرک نے پہن کر لبادۂ وحدت ☆ بنایا صنم کو خدا دیکھ لینا
شمیم اس کی باتیں بڑی ہی پتے کی ☆ یونہی نا بھلانا ذرا دیکھ لینا

(بلال احمد شمیم قادیان)

کشمیر جیولرز
KASHMIR JEWELLERS
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں
الیس اللہ بکاف عبدہ
خاص احمدی احباب کیلئے
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

خطبہ جمعہ

خدا کی خاطر جو تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔
صدقہ اور چندہ وغیرہ پاک کمائی سے دیا جاتا ہے۔ جماعت کو چاہئے کہ اپنے اموال کو جو وہ کماتے ہیں پاک اور صاف رکھے۔

وقف جدید اور تحریک جدید کے نئے مالی سالوں کا اعلان۔

وقف جدید اور تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے پاکستان ساری دنیا کی جماعتوں میں اوّل رہا۔ اور امریکہ دوسرے نمبر پر۔
وقف جدید میں اس وقت تک ۱۱۱ ممالک کے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار سے زائد افراد شامل ہو چکے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳ لاکھ ۵۴ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے نئے سال کی مبارکباد کا محبت بھرا دعائیہ پیغام۔
اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ نیکیوں میں بھی پچھلے سال سے بڑھ جائیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۳؍جنوری ۲۰۰۳ء مطابق ۳؍صلح ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ. وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ.﴾ (سورة التغابن :۱۸) جو سلسلہ مضمون کا جاری ہے صفات باری تعالیٰ کا اس میں انشاء اللہ اس دفعہ کچھ کمی کی جائے گی کیونکہ تحریک جدید اور وقف جدید کا اعلان بھی کرنا ہے تو اس میں بھی کافی وقت لگ جائے گا۔ اس وقت جو میں نے پہلی آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ ﴿اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ. وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ.﴾ (سورة التغابن :۱۸) اگر تم اللہ کو قرضۂ حسنہ دو گے (تو) وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

سب سے پہلے تو میں قرضۂ حسنہ سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طریق یہ تھا جب کسی کو قرضۂ حسنہ لیتے تو اس کو ہمیشہ بڑھا کر دیا کرتے تھے۔ بعض جنگوں میں آنحضور ﷺ نے مثلاً گھوڑا مانگا کسی سے اور واپس آکے پھر دو گھوڑے اس کو دیئے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کے مطابق قرضۂ حسنہ میں بڑھا چڑھا کر دینا بہت ضروری ہے۔ اس میں شرط تو کوئی نہیں ہوتی مگر انسان بڑھا کر دے۔ اب اگر بندے بڑھا کر دیتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑھا کر نہ دے۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ کہتے ہیں 'دَہ دنیا ستّر آخرت' لیکن آخرت میں يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ بغیر حساب بھی ہے۔ آخرت کے دن تو بغیر حساب کے بھی خدا بہت بڑھا دیتا ہے۔

اعلان سے پہلے اب میں کچھ احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم تو خدا کی راہ میں خرچ کر جس کے نتیجے میں مَیں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری۔ کتاب النفقات)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا خدا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ (بخاری کتاب الایمان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدحداح رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے پاس دو باغ ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک باغ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دوں تو کیا مجھے جنت میں ویسا ہی باغ ملے گا۔ فرمایا: ہاں۔ چنانچہ انہوں نے ایک باغ اسی وقت اللہ کی راہ میں دے دیا۔ اور جب گھر جا کر اپنی بیوی کو بتایا تو اس نیک بخت نے بھی اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ حضورؐ نے فرمایا: ابوالدحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی لہلہاتے باغ ہیں۔

(تفسیر کبیر رازی۔ جلد۲ زیر تفسیر۔البقرہ: ۲۴۶)

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہمیں انفاق فی سبیل اللہ کا ارشاد فرماتے۔ تو ہم میں سے بعض بازار جاتے اور محنت مزدوری کر کے تھوڑا سا اناج یا مال حاصل کرتے اور اسے لاکر حضورؐ کی خدمت میں پیش کر دیتے۔ اس وقت غربت کا یہ عالم تھا مگر آج وہ لوگ لاکھوں درہم کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ (بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ)

امر واقعہ یہ ہے کہ فی سبیل اللہ انفاق کے نتیجے میں بہت لوگ بہت کثرت سے امیر ہو جاتے ہیں۔ میں نے بھی یہ اپنے ذاتی تجربہ میں دیکھا ہے کہ جن لوگوں کو خدمت کی توفیق ملی ہے، خدا کی راہ میں کچھ دینے کی، ان کا مال بہت بڑھ گیا ہے۔ اتنا کہ مجھے ایک نوجوان نے ایک کروڑ روپیہ بھجوایا کہ اپنی مرضی سے جس مدّ میں چاہوں میں دے دوں۔ یہ اعتماد کا بھی معاملہ ہے۔ اگر اعتماد ہو کہ کوئی شخص بددیانتی نہیں کرے گا تو روپیہ زیادہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ میں نے مسجد فنڈ میں ڈال دیا۔ پس میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ انفاق فی سبیل اللہ بہت بڑی چیز ہے۔ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ بے حساب عطا کرتا ہے۔

اب دیکھئے بازار جا کر محنت مزدوری کر کے غریب آدمیوں نے جو کچھ کمایا اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ ﴿مِمَّا رَزَقْنَا هُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ کی ایک یہ بھی تفسیر ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے انہیں دیا ہے یعنی جسمانی طاقت، مزدوری کی طاقت اس کو بھی خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ اب وہ کہتے ہیں کہ اب یہ عالم ہے کہ یہ لوگ لاکھوں درہم کے مالک بن گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''پس خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو کچھ دلانے کے لئے۔ اللہ کے حضور دلانے کی بہت سی راہیں ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے شروع سورۃ میں ﴿مِمَّا رَزَقْنَا هُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (بقرہ:۴) سے کیا۔ پھر ﴿اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ (بقرہ: ۱۷۸)''۔ یہ جو آیت ہے ﴿اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ اس میں دو مضمون ہیں ﴿اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں مال خرچ کیا اور ﴿اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ﴾ کا مطلب ہے کہ غربت کی وجہ سے مال بہت عزیز تھا اس کے باوجود وہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا۔'' پھر اسی پارہ میں ﴿اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (بقرہ:۲۵۵) ''فرمایا ہے۔ جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ اب عطا بھی تو اللہ ہی کی ہے گھر سے تو کچھ نہ

لائے۔ حقیقت یہی ہے کہ جو کچھ عطا ہے اللہ کی ہے۔ اللہ سے کیسے چھپا سکتے ہیں کہ اس نے ہمیں کیا دیا ہوا ہے۔ جو کچھ بھی دیا ہے اس کو دل کھول کر خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ "انجیل میں ایک فقرہ ہے" حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ فرمارہے ہیں "انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو کوئی مانگے تو اسے دے۔ مگر دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو پانچ رکوع میں ختم کیا ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی کو کیوں دے؟ سو اس کا بیان فرماتا ہے کہ اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے۔ خرچ کرنے والے کی ایک مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے مثل باجرے کے پھر اس میں کئی بالیاں لگتی ہیں۔ ﴿وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ﴾ بعض مقامات پر ایک کے بدلہ دس اور بعض میں ایک کے بدلہ سات سو کا مذکور ہے۔ یہ ضرورت، اندازہ، وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۴۲۰)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صدقات ایسی چیزیں ہیں کہ ان سے دنیاوی منازل طے ہو جاتی ہیں۔ اخلاقِ فاضلہ پیدا ہوتے ہیں اور بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دی جاتی ہے"۔ (الحکم ۔۲۴/فروری ۱۹۰۱ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے"۔

(ملفوظات جلد ششم ۔صفحہ ۴۳۔ مطبوعہ لندن)

اس چندہ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایمان پہلے سے ترقی کر جاتا ہے۔ جتنا چندہ دو گے اتنا ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایمان بڑھتا جائے گا۔

حضورؑ نے ایک دفعہ نمازِ عشاء سے قبل اپنی مجلس میں فرمایا:۔

"اور قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے"۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۵/جولائی ۱۹۰۳ء کو اپنی مجلس میں مزید فرمایا:۔

"بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا۔ اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرے سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے۔۔۔۔۔۔" (البدر ۔ جلد ۲ ۔نمبر ۲۶، صفحہ ۲۰۱ بتاریخ ۱۷/جولائی ۱۹۰۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:۔

"مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانے میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپؐ کی منشا تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے"۔ حضرت ابوبکرؓ نے گھر کا سارا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں جا کر پیش کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے آدھا مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی فرق ان دونوں کے مراتب میں ہے۔ ابوبکر کا مرتبہ عمر کے مقابل پہ اتنا زیادہ ہے جس طرح مال کی قربانی کا مرتبہ ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اپنی گزران عمدہ رکھتے ہیں۔ ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔۔۔۔۔۔ صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾۔ اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔ یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸، ۳۶۱)

تو گویا ﴿مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ میں یہ بات بھی داخل ہے کہ غریب آدمی ہے۔ غریب آدمی کو مجبوراً مال سے محبت ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ میں نے ایک دفعہ مجھے تجربہ ہے ایک جگہ میں گیا ایک قصبے میں تو وہاں پتہ چلا کہ ایک بہت امیر آدمی نے میری دعوت کی ہوئی ہے اور اس کے مقابل پر ایک غریب آدمی تھا۔ معلوم کرنے پر پتہ لگا کہ جو امیر آدمی ہے وہ چندہ نہیں دیتا چندہ کے معاملے میں بہت کنجوس ہے اور جو غریب آدمی ہے وہ اپنی محنت سے کما کر اس میں سے چندہ دیتا تھا۔ تو میں نے اسے عرض کیا کہ میں اس غریب کا کھانا کھاؤں گا۔ امیر کی روٹی نہیں کھاؤں گا، چنانچہ ایسا ہی کیا۔ پس اللہ نے اپنے فضل سے مجھے بہت تجربہ اس کا بخشا ہے۔ جو غریب ہوں محنت سے کمانے والے ہوں ان کی کمائی میں بہت برکت ہوتی ہے۔ پس اب اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ صدقہ اور چندہ وغیرہ پاک کمائی میں سے دیا جاتا ہے۔ اگر کمائی گندی ہو جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ اس لئے جماعت کو چاہئے کہ اپنے اموال جو کمانے کے ہیں ان کو پاک اور صاف رکھیں۔ کوئی آلائش نہ ہو گندے زمانے کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری قربانیاں مقبول ہوں گی۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو جتنا چاہیں مال خرچ کریں وہ قبول نہیں ہو سکتا۔

اب میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔ وقف جدید کی تحریک آج سے ۴۵ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۷/دسمبر ۱۹۵۷ء کو جاری فرمائی۔ احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۶۶ء میں وقف جدید کے دفتر اطفال کا اجراء فرمایا۔ شروع میں یہ تحریک صرف پاکستان اور ہندوستان کے لئے محدود تھی۔ پھر جماعت میں پیدا ہونے والی غیر معمولی وسعت کے پیش نظر ۲۵/دسمبر ۱۹۸۵ء کو میں نے اس تحریک کو پوری دنیا کے لئے وسیع کر دیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۱ ممالک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں۔

وقف جدید کا ۴۵واں سال ۳۱/دسمبر ۲۰۰۲ء کو اختتام پذیر ہوا اور ہم یکم جنوری ۲۰۰۳ء سے وقف جدید کے ۴۶ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ رپورٹوں کے مطابق ۳۱/دسمبر ۲۰۰۲ء تک خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی کل وصولی ۱۵ لاکھ ۲ ہزار پاؤنڈ ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ ۲۴ ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

وقف جدید میں شامل ہونے والے مخلصین کی تعداد ۳ لاکھ ۸۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اب تعداد میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت نمایاں اضافہ ہے اور اس تعداد کے نتیجے میں بہت برکت ملے گی ان لوگوں کو۔ گزشتہ سال کی نسبت ان مخلصین کی تعداد میں ۴۵ ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ اختتام پذیر ہونے والے سال میں وقف جدید کے میدان میں دنیا بھر کی جماعتوں میں پاکستان سبقت لے گیا ہے۔ الحمد للہ۔ اور اس طرح پاکستان اوّل اور امریکہ دوسرے نمبر پر آگیا ہے۔ جبکہ گزشتہ سالوں سے امریکہ پہلے اور پاکستان دوسرے نمبر پر آیا کرتا تھا۔ گزشتہ سال انگلستان کی جماعت نے تیسرے نمبر پر آنے کا اعزاز حاصل کیا تھا اور اب بھی انگلستان ہی نے یہ اعزاز برقرار رکھا ہے اور جرمنی چوتھے نمبر پر ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتیں: پاکستان نمبر ایک ہے، امریکہ نمبر دو، برطانیہ نمبر تین، جرمنی چار، کینیڈا پانچویں نمبر پر، بھارت چھٹے نمبر پر، انڈونیشیا ساتویں نمبر پر، سوئٹزرلینڈ آٹھویں نمبر پر، بیلجیم نویں نمبر پر اور ماریشس دسویں نمبر پر۔ اسی طرح ہالینڈ، ناروے، فرانس اور سعودی عرب کو بھی پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق مل رہی ہے۔

پاکستان کی جماعتوں میں وقف جدید کی مجموعی وصولی کے لحاظ سے پہلی تین جماعتیں یہ ہیں: لاہور اوّل۔ یہ بھی بڑی بات ہے کہ لاہور اول آیا ہے کراچی اور ربوہ دونوں کو پیچھے چھوڑ گیا ہے، اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔ کراچی دوم ہے اور ربوہ سوم۔

پاکستان میں چندہ بالغان میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلے دس اضلاع: اسلام آباد، راولپنڈی، سیالکوٹ۔ فیصل آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، میرپور خاص، سرگودھا، گجرات اور بہاولنگر۔

پاکستان میں دفتر اطفال میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلے دس اضلاع یہ ہیں: سیالکوٹ، حیرت ہوئی ہے یہ بھی۔ سیالکوٹ دفتر اطفال میں نمبر ایک آگیا ہے۔ اسلام آباد، سانگھڑ، راولپنڈی، گوجرانوالہ، میرپور خاص، شیخوپورہ، فیصل آباد، سرگودھا اور حیدر آباد۔

اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا بھی مختصراً ذکر کرتا ہوں۔ تحریک جدید کے نئے سال کا

آغاز یکم نومبر سے ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری ہدایت پر جماعتوں نے نئے سال کے وعدہ جات بھی لینے شروع کر دیئے ہیں۔ تاہم یہ روایت چونکہ چلی آرہی ہے کہ نیا سال شروع ہونے پر پچھلے سال کا جائزہ بھی پیش کیا جاتا ہے اس لئے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے آج تحریک جدید کے گزشتہ سال کے اعداد و شمار کا بھی مختصر ذکر کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۶ ممالک نے اس میں شمولیت کی توفیق پائی ہے۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱؍اکتوبر ۲۰۰۲ء تک جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی کل وصولی ۲۴ لاکھ ۵۲ ہزار ۳ سو پاؤنڈ ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ۳ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے مالی نظام میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۳ لاکھ ۵۴ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔

اللہ کے فضل سے پاکستان امسال بھی نمایاں قربانی پیش کرتے ہوئے پوری دنیا کی جماعتوں میں اول آنے کا اعزاز برقرار رکھے ہوئے ہے اور وہاں کی مقامی جماعتوں کے لحاظ سے لاہور اول، ربوہ نمبر دو اور کراچی نمبر تین ہے۔ پھر بالترتیب راولپنڈی، اسلام آباد، حیدرآباد، میرپور خاص، اوکاڑہ، سرگودھا اور جہلم کی جماعتیں ہیں۔

جماعت امریکہ نے بھی امسال اللہ کے فضل سے نمایاں قربانی کی توفیق پائی ہے اور پاکستان کے باہر کے ممالک میں دنیا بھر کی جماعتوں میں اول آنے کا اعزاز برقرار رکھا ہے۔ مجموعی لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتیں یہ ہیں:۔ پاکستان، امریکہ، جرمنی، برطانیہ، کینیڈا، انڈونیشیا، ہندوستان، ماریشس، سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا اور سعودی عرب۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ امیر صاحب جرمنی نے ملاقات کے دوران اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ میں جرمنی کے چندوں کے متعلق بھی وہ بات کروں۔ خاص طور پر ایک شخص کے متعلق انہوں نے بتایا کہ وہ چندوں میں بہت ہی وسعت سے خرچ کرنے والا ہے لیکن ایک کمزوری ہے کہ وہ اپنے بیوی بچوں کی طرف سے بھی خود ہی چندہ ادا کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بیوی بچوں کو خود قربانی کی عادت نہیں پڑتی۔ سارا چندہ وہ باپ دے دیتا ہے تو بچوں کا بھی وہی اور خاوند دیتا ہے تو بیوی کے لئے بھی وہی چندہ ہے۔ تو وہ یہ بات کہہ رہے تھے اور یہ ٹھیک ہے کہ چندہ کے وقت بیوی اور بچوں سے چندہ لینا چاہئے۔ جو خرچ ان کو دیا جاتا ہے اس میں سے چندہ وصول کرنا چاہئے۔ تب بچپن سے ہی ان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت پڑ جائے گی۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہماری والدہ یہی کیا کرتی تھیں۔ اس زمانے کے لحاظ سے ایک ہفتے کا ایک آنہ ملا کرتا تھا تو مہینے میں چار آنے ملتے تھے تو ہم سے وہ ایک آنہ ایک ہفتے کا لے لیا کرتی تھیں کہ یہ فلاں چندہ میں ڈالا جائے گا۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس وجہ سے مجھے بھی بچپن سے ہی چندہ دینے کی عادت پڑ گئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے آپ بھی اپنے بچوں کو چندہ دینے کی عادت ڈالیں۔ ان کو کچھ دیں اور ان سے پھر واپس لیں اور بتائیں کہ یہ اس مد میں ہم تمہاری طرف سے خرچ کریں گے۔

ہجرت کے نتیجے میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے احمدی خاندانوں کے اموال میں بھی بہت برکت رکھی ہے۔ پہلے کے حالات اور آج کے حالات میں کوئی نسبت ہی نہیں رہی۔ وہ کیا سے کیا بن گئے ہیں۔ اللہ کے بیشمار فضل ہوئے ہیں ہر احمدی خاندان پر۔ اب یہ یاد رکھنے کی بات ہے اپنا ماضی دیکھیں اور اب دیکھیں کہ کہاں سے کہاں پہنچیں ہوئے ہیں ماشاء اللہ۔ امریکہ اور جرمنی اور انگلستان۔ یہ سب لوگ اپنا ماضی دیکھیں تو اکثر کو غربت کا ماضی نظر آئے گا۔ پس ہجرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے بہت برکت رکھی ہے اور اس کے نتیجے کو ہم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے کسی صورت میں بھی غافل نہیں رہنا اس کے نتیجے میں ایمان بھی بڑھے گا اور اموال میں بھی ترقی ہوگی۔ اس لئے میں ایسے خاندانوں کو بھی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خود اپنا جائزہ لیں، اگر کہیں بھی کمی یا کوئی غفلت واقع ہو رہی ہے تو وہ خود اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایسے لوگوں کے حسب حالات بھی بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات ملتے ہیں۔ ان میں سے بعض میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے (سخی) کو اور دے۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کا مال و متاع برباد کر دے۔ (بخاری کتاب الزکوۃ)

حضرت مُطَرِّف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ فرما رہے تھے: اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ۔ ابن آدم کہتا ہے یہ میرا مال ہے، یہ میرا مال ہے۔ اے آدم کے بیٹے! تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے راہِ مولیٰ میں صدقہ کر دیا، وہ اگلے جہان میں تیرے کام آئے گا یا وہ جو تو نے کھایا اور ختم کر دیا اور جو پہن لیا وہ تو اسی دنیا میں ہی ضائع ہو جائے گا۔ اس کا اگلے جہان سے کوئی تعلق نہیں اور جو مال آگے بھیجنا چاہتے ہو وہ وہی ہے جو خدا کی راہ میں میں خرچ کیا جائے۔ (جامع ترمذی. کتاب الزہد فی الزہادۃ فی الدنیا)

زکواۃ اور چندہ جات کے معاملے میں بجٹ بناتے ہوئے انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ پوری شرح کے ساتھ آمدنی کے مطابق ادائیگی ضروری ہے ورنہ دھوکہ دے کر کم آمدنی ظاہر کر کے اس پر چندہ ادا کرنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اس کا تو سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ سلم فرماتے ہیں:۔ طہارت اور وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ہی دھوکے والا مال صدقہ میں قبول ہوتا ہے۔ (ترمذی. ابواب الطہارۃ)

مال کو جمع کر لینا اور خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا اور زکوٰۃ اور لازمی چندہ جات سے جان بوجھ کر پہلوتہی اختیار کرنے سے دوسری عبادات بھی کھوکھلی اور سطحی ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نماز قبول نہیں کرتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ ان دونوں حکموں پر عمل کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی دونوں کو جمع کیا ہے۔ پس تم ان کو الگ مت کرو۔ (کنزالعمال. کتاب الزکوٰۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے اور سب پر لازم ہے کہ اس پُر خطر اور پُر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک رشتہ کو جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہئے بڑے زور شور کے ساتھ جھٹکے دے کر ہلا رہا ہے۔ اپنے اپنے حُسنِ خاتمہ کی فکر کریں اور وہ اعمالِ صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے، اپنے پیارے مالوں کو فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں“۔

(فتح اسلام. روحانی خزائن جلد نمبر ۳، صفحہ ۳۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے“۔

(مجموعہ اشتہارات جلد ۳، صفحہ ۴۹۷، ۴۹۸)

اب میں آخر پر نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں ساری جماعت کو۔ میرا دفتر نئے سال کی مبارکباد سے ڈاک سے بھر گیا ہے اور سب کو خیر مبارک لکھنا میرے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے میں اسی خطبہ کے آخر پر یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے نئے سال کی مبارک دی ہے آپ سب کو خیر مبارک ہو اور نیا سال پہلے سال سے ہر پہلو سے بہتر نکلے۔ ہر پرانے دکھ جو اس سال میں ہمیں پہنچے ہیں اگلے سال وہ خوشیوں میں تبدیل ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ نیکیوں میں بھی پچھلے سال کی نسبت بڑھ جائیں۔ جماعت کو بھی خدا تعالیٰ نے اس بار بہت برکت دی ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ یہ جماعت بڑھتی چلی جائے گی۔

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ کالیکٹ کی تبلیغی سرگرمیاں

خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کالیکٹ کی طرف سے شہر کے مختلف مقامات میں جلسہ عام کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام چاروں طرف پہنچانے کی توفیق ملی۔ فالحمد لله علی ذالک چنانچہ کالیکٹ شہر کے سات مقامات میں چودہ جلسہ عام مکرم اے۔ پی۔ کنجا مو صاحب صوبائی امیر کی زیر صدارت منعقد ہوئے ہر جلسہ میں خاکسار اور مکرم محمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے خطاب کیا۔ موضوع تقریر حالات حاضرہ پر تبصرہ، خروج دجال، ظہور یا جوج ماجوج، جہاد کی حقیقت اور خلافت احمدیہ تھے۔ ان امور میں جماعت احمدیہ کا مؤقف معلوم کرنے کے لیے ہر جلسہ میں سینکڑوں لوگ جمع ہوتے تھے۔ روزانہ شام کو سات بجے تا ساڑھے نو بجے جلسہ ہوتا تھا۔ خدا کے فضل سے ہر جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

اس کے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے کالیکٹ شہر کے مختلف مضافات میں پانچ مقامات میں دس جلسے ہوئے۔ ان جلسوں کو مکرم محمد ونی منصلیار صاحب، مکرم مولوی محمود احمد صاحب، مکرم ہدایت اللہ صاحب ثقافی اور دیگر خدام خطاب فرماتے رہے۔ خدام نے جلسہ عام میں مستقل طور پر استعمال کرنے کے لیے ایک Ready made stage بنایا گیا جس کی وجہ سے سٹیج بنانے میں بہت آسانی رہی۔

عام جلسوں کے علاوہ دس مقامات میں Street Lectures بھی ہوتے رہے مذکورہ دس مقامات میں پہلے خدام کثیر تعداد میں حاضر ہوتے اس کے بعد Hand mike کے ذریعہ دو دو خدام نصف نصف گھنٹہ تقریر کر کے پیغام حق پہنچاتے رہے ایسے موقعہ پر کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو کر تقریر سنتے رہے ہر اجلاس کے بعد لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

بک سٹال :- مورخہ ۲۶ جنوری سے دس دن تک کالیکٹ کے Chavara Cultural Centre کی طرف سے ایک آل انڈیا بک فیئر منعقد ہوا۔ اس میں جماعت نے دو سٹال کرایہ پر لیے تھے روزانہ ان سٹالوں میں تقسیم لٹریچر کے علاوہ تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہا یہ بک فیر مقامی عیسائی چرچ کے وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوا اس وجہ سے عیسائی لوگ کثیر تعداد میں سٹالوں میں آتے رہے ان سٹالوں میں عیسائیوں کے تعلق سے رکھی گئی کتب کی وجہ سے عیسائی لوگ کھچے چلے آئے۔ چار ہزار سے زائد روپے کی کتب فروخت ہوئیں ان سرگرمیوں کے علاوہ جماعت احمدیہ کالیکٹ مختلف تربیتی، تعلیمی اور خدمت خلق کے میدانوں میں بھی سرگرم عمل ہے اللہ تعالیٰ ان کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

28ویں کلکتہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

اس سال 2003ء میں بک فیئر 29 جنوری سے 9 فروری تک جاری رہا۔ اس میں کل 600 سٹال لگے تھے۔ اس سال کا بک فیئر کیوبا اور اس کے عظیم شاعر لیرلیس کریسر Leer Es Crecer کے نام سے منسوب کیا گیا تھا۔ اس بک فیئر میں آدمیوں کی روزانہ آمد و رفت 2.5 لاکھ کے قریب تھی۔ اس سال آخری روز کی رپورٹ کے مطابق 19 کروڑ روپے کا کاروبار ہوا۔

گزشتہ 27 سالوں کی طرح اس بار بھی احمدیہ مسلم جماعت نے 400 اسکوائر فٹ جگہ لے کر نہایت دیدہ زیب، مناسب جگہ اور مناسب ڈیکوریشن اور دعاؤں کے ساتھ بک سٹال کا افتتاح و اختتام کیا۔ ہر روز 2 بجے دوپہر سے لے کر رات 8 بجے تک دس ہزار مرد و زن نے ہمارے سٹال سے استفادہ کیا۔ ہمارے رضا کار نوجوانوں نے تسلی بخش جواب دے کر ہر آنے والے کو خوش اسلوبی سے رخصت کیا جسکی انہوں نے تعریف کی۔ اور بکثرت قرآن مجید مترجم اور لٹریچر فروخت ہوا۔

حضور انور کی کتاب Revelation Rationality Knowledge & Truth، دیباچہ تفسیر القرآن اردو و انگریزی کو بھی بہت پسند کیا گیا۔ ہمارے اسٹال میں صوبائی امیر صاحب، مقامی امیر صاحب، ناظر صاحب بیت المال آمد اور بعض دیگر حضرات بھی آئے۔ غیر از جماعت علماء کے علاوہ جناب محمد عثمان غنی صاحب ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک ہسٹری بھی آئے اور انہوں نے ہمیں اپنی دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے نوازا۔

ہمارے خدام کا حوصلہ اور جذبہ تبلیغ دیکھنے کے لائق تھا۔ اس سال بڑی خوبی اور خوبصورتی کے ساتھ خدام نے اپنی ذمہ داریوں کو نبھایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ مزید خدمات کی توفیق دے آمین۔

(محمد مصلح الدین سعدی مبلغ انچارج مسجد احمدیہ کولکاتا مغربی بنگال)

خدام الاحمدیہ کے تحت تماپور میں جلسہ سیرت النبیؐ

19 فروری 2003ء کو مسجد احمدیہ تماپور میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ اس جلسے کی صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت احمدیہ تماپور نے کی۔ مکرم حافظ قاری محمد اسماعیل صاحب نے تلاوت کی۔ عہد مجلس خدام الاحمدیہ حاجی فیروز پاشا صاحب علاقائی قائد شمالی کرناٹک نے دہرایا۔ نظم مکرم کے شفیق احمد صاحب نے سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی ایم اے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ و سرکل انچارج، مکرم مولوی ناصر احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ، مکرم کے سہیل احمد صاحب اور صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ دوران جلسہ مکرم محمد اسحاق صاحب گڈو، استاد صاحب معلم نے نظم سنائی۔ لجنہ کیلئے پردہ کا انتظام تھا۔ کثیر تعداد میں خدام و اطفال لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ (محمود احمد گڈے قائد مجلس تماپور)

حیدرآباد کے نیشنل بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا شاندار بک سٹال

مورخہ ۳۱ جنوری ۲۰۰۳ سے حیدرآباد میں نیشنل بک فیئر کا آغاز ہوا اس بک فیئر میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے ایک بک سٹال لگایا گیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی ہدایت اور رہنمائی میں بہت خوبصورت طریق پر سٹال لگایا گیا۔ خدام اور انصار نے بہت محنت سے ڈیوٹی دی۔ ۳۱ جنوری بعد نماز جمعۃ المبارک دعا کے بعد سٹال کا افتتاح ہوا گورنر صاحب آندھرا پردیش افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے ان کی خدمت میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح حیدرآباد کے میئر صاحب اور آزاد یونیورسٹی کے وائس چانسلر صاحب کو بھی قرآن کریم اور جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا۔

اس بار سٹال میں ٹی۔ وی بھی رکھا گیا جس میں حضور انور کے خطبات اور سوال و جواب پر مشتمل کیسٹ لگائے گئے مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد اور مکرم خالد الہ دین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سکندرآباد کی نگرانی میں خدام نے محنت و ذمہ داری کے ساتھ اسٹال پر ڈیوٹی دی

مکرم امیر صاحب حیدرآباد اور مکرم امیر صاحب سکندرآباد سٹال پر تشریف لا کر جائزہ لیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً پچیس ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی اور ۸۵۰۰ روپے کا لٹریچر فروخت ہوا۔

اللہ تعالیٰ تمام خدام، انصار، لجنہ کو جنہوں نے خدمات پیش کی ہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین

سونگھڑہ میں جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ 22-2-03 کو جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے زیر اہتمام مقامی اسکول کی گراؤنڈ میں جلسہ سیرت النبیؐ خاکسار کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ قاری شیخ سجاد احمد صاحب سورو نے تلاوت کی۔ جس کا ترجمہ مکرم مبشر احمد صاحب بھدرک نے سنایا۔ مکرم عبد العزیز خان صاحب دھواں ساہی نے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم سید سہیل احمد صاحب قائد مجلس سونگھڑہ، مکرم میر کمال الدین صاحب، مکرم مولوی ہدایت اللہ صاحب استاد جامعۃ المبشرین قادیان و مولوی سید شکر اللہ مسلم صاحب مبلغ سلسلہ کرناٹک نے تقریر کی۔ عزیز میر سرور علی صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم میر انور احمد صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ تھی کہ غیر از جماعت دوست کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ (سید انوار الدین احمد سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ سونگھڑہ)

جھارکھنڈ کی ڈائری

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و کرم ہے کہ امسال رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں پہلی بار رانچی میں باقاعدہ نماز تراویح کا خاکسار نے اہتمام کیا۔ رانچی شہر میں چونکہ جماعت کا فی الحال مشن نہیں بنا ہے کرائے پر مکان لے کر کام کیا جا رہا ہے۔ شروع رمضان سے ہی ہند پیڑی (Hind Piri) محترم نگران صاحب کی رہائش گاہ پر ایک کمرے میں نماز تراویح و دیگر نمازیں خاص اہتمام سے باجماعت ادا کی جاتیں رہیں اس کے علاوہ رانچی سے ملحقہ جماعتوں (سملیہ ذہسری) میں بھی پورے رمضان میں نماز تراویح اور درس و تدریس کا انتظام رہا۔

چاس بوکارو: مذکورہ علاقے میں پہلی بار جماعت کے مشن کا قیام کیا گیا ہے اور یہاں پر تعینات مکرم منیر الشیخ معلم پوری مستعدی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ خاکسار بھی کئی روز وہاں پر رہا۔ اسی ماہ مبارک میں سات فیملیاں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ انکی ثبات قدم کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

یہاں پر بھی پہلی بار نماز تراویح کا انتظام ہوا۔

راجدھانی رانچی میں ادیوگ میلہ میں تقسیم لٹریچر:

15 نومبر 2002ء کو جھارکھنڈ سرکار کی دو سالہ میعاد کے مکمل ہونے پر سرکار کی طرف سے ایک خصوصی پانچ روزہ میلہ مہرابادی (رانچی) کے وسیع و عریض میدان میں نہایت شاندار طریقے سے لگایا گیا جس کا افتتاح نائب وزیر اعظم جناب ایل کے ایڈوانی نے کیا۔ اس موقعہ پر تمام قسم کی انڈسٹریز کمپنیوں کی نمائش بھی لگائی گئی۔ جس کو دیکھنے کیلئے ہندوستان کے طول و عرض سے بے شمار لوگ یہاں پہنچے۔ اس موقعہ پر کئی معززین سے رابطہ کیا گیا۔ جماعت کا لٹریچر بھی ہزاروں کی تعداد میں صاحب اثر و رسوخ و تعلیم یافتہ احباب میں تقسیم کیا گیا۔ اور زبانی تبلیغ بھی کی گئی۔

تبلیغی دورہ رام گڑھ:

مورخہ 28 نومبر 2002ء کو خاکسار رام گڑھ کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہوا۔ خاکسار پہاڑوں سے گھری ہوئی اس وادی میں پہنچا جہاں پر چند عرصہ پہلے احمدیت کا پودا لگا تھا۔ انکو ہر طرح سے حوصلہ دلوایا گیا۔

اسی طرح الحمد للہ سملیہ سے ملحقہ بستی پھنکل ٹولی میں 3 افراد نے بیعت کی۔ رانچی میں کئی عیسائیوں کو لٹریچر دیا گیا ہے اور کئی معززین سے رابطہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ خاکسار کو ہر مصیبت سے بچاتے ہوئے مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ رانچی)

مجلس انصار اللہ امریکہ کے سالانہ اجتماع اور نیشنل مجلس شوریٰ کا کامیاب انعقاد

۳۳ مجالس سے ۲۵۵ انصار کی شمولیت، دلچسپ علمی و ورزشی مقابلے، روح پرور ماحول

(رپورٹ: سید ساجد احمد ۔ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ امریکہ)

مجلس انصار اللہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا سالانہ اجتماع اور مجلس شوریٰ کا انعقاد ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ راکتوبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بیت الرحمٰن سِلور سپرنگ میں منعقد ہوا۔ امسال انصار نے رات مسجد میں گزاری۔ تہجد اور باقی نمازیں با جماعت مسجد میں ادا کی گئیں۔

مجلس شوریٰ

مجلس انصار اللہ امریکہ کی دسویں مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۸ راکتوبر کو مسجد بیت الرحمٰن میں منعقد ہوئی۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم مولانا داؤد احمد صاحب حنیف، مبلغ سلسلہ نے کی محترم ناصر محمود ملک صاحب، صدر مجلس انصار اللہ امریکہ نے مختصر اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

سالانہ اجتماع کا افتتاحی اجلاس

مجلس انصار اللہ امریکہ کا ۲۱واں سالانہ اجتماع ۱۸ راکتوبر سے ۲۰ راکتوبر تک مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں منعقد ہوا۔

مکرم احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا دن

۱۹ راکتوبر بروز ہفتہ نماز تہجد اور نماز فجر سے آغاز ہوا۔ مولانا مختار احمد صاحب چیمہ مبلغ سلسلہ نے اپنے درس میں قرآن مجید کو جاننے اور سمجھنے کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔

مکرم محمد داؤد منیر صاحب قائد تبلیغ نے دعوت الی اللہ پر علمی و تربیتی پروگرام پیش کیا۔

مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ نے انصار کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ پیغام حق پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ماحول سے متعارف ہوں اور اپنے ماحول میں ہمارے تعلقات ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے امریکہ کے دوروں کے دوران فرمودہ ارشادات میں سے متعلقہ حصے پڑھ کر سنائے

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے انصار کو توجہ دلائی کہ ہم آنحضرت ﷺ کے نمونے سے عباد اللہ کے طور طریقوں سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں اور اسی راستہ سے ہم عباد اللہ بن سکتے ہیں۔

نماز ظہر و عصر کے بعد "صحت دولت ہے" کے عنوان پر مکرم ڈاکٹر امتیاز چوہدری صاحب اور ڈاکٹر بشیر الدین خلیل احمد صاحب نے پروگرام پیش کیا اور سوالوں کے جواب دئے۔

دن کا اختتام بزم ادب سے ہوا جس میں حاضرین نے انگریزی، اردو اور پنجابی میں کہانیاں اور واقعات سنائے اور لطیفوں سے سامعین کو محظوظ کیا۔

علمی مقابلے

انصار نے تلاوت قرآن کریم، اردو نظم، تیار شدہ تقاریر، مشاہدہ معائنہ، پیغام رسانی، مذہبی علم، درس حدیث، فی البدیہ تقاریر کے مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس سال کے مقابلوں میں انگریزی نظم اور خود تحریر کردہ انگریزی نظموں کے پیش کرنے کے مقابلوں کا اضافہ کیا گیا تھا۔ انگریزی نظم کے مقابلے میں حصہ لینے والوں نے محنت سے تیار شدہ عمدہ انگریزی نظمیں حاضرین کے سامنے پیش کیں۔

ورزشی مقابلے

والی بال، رسہ کشی کی ٹیموں نے خوب جوش و خروش سے اپنی جسمانی قوتوں کا مظاہرہ کیا۔ انفرادی مقابلوں میں ٹیبل ٹینس، تیز چلنے، بنی پکڑنے اور میوزیکل چیئرز کے علاوہ Horseshoe کا مقابلہ اس دفعہ نیا شامل کیا گیا۔

تیسرا دن ۔ بروز اتوار

آغاز حسب معمول نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مولانا سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے درس حدیث میں "اَفْشُوا السَّلَام" یعنی سلام کو رواج دو کی تشریح فرمائی۔

اختتامی اجلاس

ناشتے کے بعد اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ انعامات اور سندات کی تقسیم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ امریکہ نے انصار اللہ کی سالانہ ترقی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ اجتماع میں ۳۳ مجالس سے ۲۵۵ انصار رجسٹر ہوئے۔ کل شامل ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ تقریباً ۳۵۰ ہے۔ مجلس کا سال ۲۰۰۲ء کا بجٹ دو لاکھ ڈالر سے متجاوز ہے۔ دوران سال ۱۸۹ تبلیغی اجلاس منعقد ہوئے۔ اور گیارہ ہزار ڈالر کی اپنی شائع شدہ کتب فروخت کیں۔ امریکہ میں انصار کی مجالس کی تعداد ۴۳ ہوگئی ہے۔ قومی اجتماع کے علاوہ آٹھ علاقائی اجتماع منعقد ہوئے۔ مجلس لاس اینجلیز سب سے زیادہ ترقی کی طرف قدم اٹھانے والی مجلس بنی۔ چھوٹی مجالس میں ڈیلس (Dalas) اور بڑی مجالس میں میری لینڈ (Mary Land) کارکردگی میں اعلیٰ ترین مجلس قرار دی گئی۔ اور ڈیٹرائٹ کی مجلس کو علمِ انعامی ملا۔

مولانا شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے خلافت اور اس سے متعلقہ انصار اللہ کی ذمہ داریوں کے عنوان پر تقریر فرمائی۔

مکرم انور محمود خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید امریکہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کی روشنی میں حاضرین کو بڑھ چڑھ کر قربانی کر کے جماعت احمدیہ امریکہ کے ایک ملین ڈالر ٹارگٹ کو پورا کرنے میں مدد کی طرف توجہ دلائی۔

مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے اپنی اختتامی تقریر میں صدر مجلس کی انتھک اور مخلصانہ کوششوں اور عمدہ قیادت میں امریکی انصار کی مسلسل اور مثالی ترقی کا ذکر فرمایا۔ اور سب منتظمین کو اجتماع کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی اور سال بسال ہونے والی ترقی کو سراہا۔ آپ نے اپنے ماحول اور معاشرہ میں اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین بھی کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پاکستان میں ایک اور شہادت

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ کو شہید کر دیا گیا

۱۹۶۱ء میں بیعت کی، اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل تھا

(پریس ڈیسک) امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راجن پور محترم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ مورخہ ۲۵ رفروری ۲۰۰۳ء بروز منگل نامعلوم حملہ آوروں کی فائرنگ سے ۶۱ سال کی عمر میں شہید کر دیے گئے۔

تفصیلات کے مطابق مورخہ ۲۵ رفروری رات ساڑھے نو بجے آپ اپنے دفتر میں جو آپ کے مکان کے ایک حصہ میں ہے بیٹھے کام کر رہے تھے۔ اس وقت آپ کے پاس آپ کا بھائی (جو غیر از جماعت ہیں) اور بیٹی بھی بیٹھی ہوئی تھی کہ دو حملہ آور دفتر میں آئے انہوں نے میاں صاحب کی بیٹی کو کہا کہ تم اندر چلی جاؤ۔ اس کے اٹھتے ہی انہوں نے فائرنگ کر دی اور میاں اقبال احمد صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ آپ کے بھائی نوید الحسن کو مقامی ہسپتال میں پہنچایا گیا جہاں ایک کامیاب اپریشن کے بعد ان کی حالت خطرے سے باہر بیان کی جاتی ہے۔

شہید مرحوم کا مختصر تعارف:

محترم میاں اقبال احمد صاحب تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم وہیں سے حاصل کی اور پھر میٹرک کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم حاصل کی۔ ۲۳ راپریل ۱۹۶۱ء کو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ۱۶ رمارچ ۱۹۷۰ء کو نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ کئی سال پہلے دفتر وصیت میں اپنے تجہیز و تکفین کے اخراجات کی رقم جمع کروا چکے تھے۔ آپ ایم اے اسلامیات اور ایل ایل بی پاس تھے اور راجن پور میں وکالت کے پیشہ سے وابستہ تھے۔

جماعتی خدمات:

۱۹۷۱ء میں آپ نائب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان مقرر ہوئے اور جب ۱۹۸۰ء میں راجن پور ضلع بنا تو آپ راجن پور کے امیر ضلع مقرر ہوئے اور ۱۹۸۹ء سے ۱۹۹۲ء کے عرصہ کے علاوہ تا حال اس عہدہ پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ مجالس شوریٰ میں بھرپور شرکت کرتے اور اپنی آراء پیش کرتے۔ حکومتی آرڈیننس کے تحت آپ پر متعدد مقدمات قائم ہوئے اور آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی پہلی مرحومہ بیوی مکرمہ بشریٰ صاحبہ بنت میاں عارف محمد صاحب مرحوم (فیکٹری ایریا ربوہ) سے ایک بیٹا دو بیٹیاں اور دوسری بیوی مکرمہ امۃ المجید صاحبہ جو کہ معروف شاعر عبد السلام اسلام صاحب کی ہمشیرہ ہیں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ:

آپ کی نماز جنازہ ۲۷ رفروری ۲۰۰۳ء جمعرات صبح ۹ بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ادا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل دے۔ تمام احمدیوں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاکَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش: 237-0471'237-8468

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7 فروری 2003ء کو مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائی:

جنازہ حاضر::

مکرم شیخ محمد حسن صاحب ولد نور محمد صاحب: آپ لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ جماعتی خدمات میں ہمیشہ مصروف رہے۔ لندن میں اخبار احمدیہ، النصر و الفضل انٹرنیشنل میں خدمات کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنا قابل فخر سمجھتے۔ اس پہلو سے لمبا عرصہ لنگر خانہ لندن سے منسلک رہے۔

حضور انور نے ہومیوپیتھی ادویات کے ڈبے مختلف ممالک میں بھجوانے کا ارادہ کیا۔ تو آپ کو اسمیں بھی بنیادی کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ ایک مخلص فدائی، دعا گو بزرگ تھے۔ پوری زندگی خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر گزاری۔ طبیعت میں بہت سادگی تھی۔ آپ نے 93 سال کی عمر پائی۔ آپ کے بیٹے مکرم محمد اسلم خالد بھی ان کے رنگ میں رنگین ہو کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں آنریری خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔

جنازہ غائب::

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ: محترم سید میر مسعود احمد صاحب یکم ستمبر 1927ء کو حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے اور 75 سال کی عمر میں 23 دسمبر 2002ء کو ربوہ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے 50 سال سے زائد عرصہ تک جماعت کی خدمات کی توفیق پائی ہے۔ اس دوران آپ مرکز میں نائب وکیل الدیوان، سیکرٹری مجلس تحریک جدید، قائم مقام وکیل اعلیٰ، وکیل صد سالہ جشن تشکر، نگران متخصصین اور بعض دیگر اہم عہدوں پر فائز رہے۔ آپ بیرون ملک ڈنمارک اور سوئزرلینڈ میں بھی بحیثیت مبلغ خدمات دینیہ سرانجام دیں۔

محترم میر مسعود احمد صاحب ایک عالم باعمل، درویش صفت، نیک اور سادہ طبیعت دعا گو بزرگ تھے۔ آپ محترم حضرت مرزا منصور احمد صاحب مرحوم کے داماد، محترم مرزا مسرور احمد صاحب، ناظر اعلیٰ ربوہ کے بہنوئی اور حضرت میر داؤد احمد صاحب مرحوم پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور سید میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپکو چار بیٹوں سے نوازا جو مختلف رنگوں میں جماعتی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ کی چھوٹی چاردیواری میں ہوئی اور آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم کے پہلو میں دفن کیا گیا ہے۔

آپ نے اپنی بیگم صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم نواب عباس احمد خان صاحب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے پوتے حضرت نواب عبداللہ خان صاحبؓ اور سیدہ نواب امۃ الحفیظ صاحبہؓ کے بیٹے محترم نواب عباس احمد خان صاحب مورخہ 2 فروری 2003ء کو لاہور میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم نواب عباس احمد خان صاحب نے قادیان میں قیام کے دوران خدام الاحمدیہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات کی توفیق پائی۔

آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ آپ کی بیگم صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ آپ نے اپنی بیگم کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان مؤلف "اصحاب احمد": محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے 2 فروری 2003ء کو قادیان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر 90 سال تھی۔

آپ کی 68 سالہ جماعتی خدمات کی فہرست طویل ہے۔ آپ نے 1935ء میں زندگی وقف کی۔ آپ کو حضرت مصلح موعودؓ کا پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسکے علاوہ آپ کو وکیل اعلیٰ قادیان، قائم مقام ناظر اعلیٰ، ناظم وقف جدید، وکیل المال اور امیر قادیان کے علاوہ بہت سے عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اس طرح اخبار "بدر" کے ایڈیٹر بھی رہے۔ ان کی سب سے گراں قدر خدمت وہ سلسلہ تالیف ہے جو اصحاب احمد کے نام سے مشہور ہے۔

ملک صاحب مرحوم حقیقی معنوں میں درویش صفت انسان تھے اور اپنی نیک طبیعت، مزاج اور اخلاص کی وجہ سے بڑے نمایاں تھے۔

ملک صاحب مرحوم نے اپنی اہلیہ ثانی اور ہر دو اہلیہ سے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے۔

مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ سلسلہ: محترم قریشی محمد افضل صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ محمد حسین صاحبؓ قریشی کے بیٹے تھے۔ آپ نے 88 سال کی عمر میں 21 دسمبر 2002ء کو ربوہ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے 45 سال تک مرکز سلسلہ کے علاوہ نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور ماریشس میں گرانقدر خدمات کی توفیق پائی۔ آپ دوران خدمت 28 سال تک اپنے اہل وعیال سے دور دیار غیر میں اعلائے کلمۃ اسلام کی غرض سے مقیم رہے۔

آپ نہایت شریف النفس اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ آپکو عربی انگریزی اور فرانسیسی زبان پر عبور حاصل تھا۔ آپ ان مبلغین میں شامل تھے جن کا تذکرہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 جون 1970ء میں مقام نعیم پر فائز مبلغین کے طور پر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مقام محمود عطا فرمائے۔

اذکرو اموتکم بالخیر

محترم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب کا انتقال پر ملال

نہایت دکھ اور درد کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کیرلہ کے سابق صوبائی امیر جماعت احمدیہ اور حالیہ جنرل سیکرٹری صوبائی امارت اور صدر جماعت احمدیہ مٹانور محترم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب مورخہ 4 مارچ 2003ء حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موصوف حسب معمول صبح کے وقت اپنے ہم زلف مکرم پو منصور احمد صاحب کے ساتھ سیر کو گئے تھے کہ راستہ میں تھک کر گر گئے۔ اسی وقت ہسپتال لے جائے گئے۔ اس وقت تک ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

ایک عرصہ تک موصوف صوبائی امیر کے طور پر اپنے فرائض نہایت حسن وخوبی سے سرانجام دیتے رہے ان ہی کی امارت کے عرصہ میں 1989ء میں کوڈیتھور میں انجمن اشاعت اسلام کے ساتھ مباہلہ ہوا تھا۔ مباہلہ کے بعد دشمنوں کی طرف سے پاکستان، سعودی عرب اور اردن کے اردو اور عربی اخباروں میں یہ جھوٹی خبر شائع کی گئی کہ مباہلہ کے معا بعد قادیانیوں کے مبلغ انچارج محترم مولانا ابوالوفاء صاحب اور صوبائی امیر کیرلہ ڈاکٹر منصور احمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ حالانکہ یہ خبر نہایت جھوٹی تھی۔ خدا کے فضل سے مباہلہ کے بعد دونوں بزرگ ہستیاں عرصہ دراز تک زندہ رہیں اور خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ بجالاتی رہیں۔

موصوف صوبائی امیر ہونے کے بعد ایک عرصہ تک نائب امیر اور صوبائی جنرل سیکرٹری کے فرائض بحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے جب مٹانور شہر میں اپنا ہسپتال قائم کیا تو مسلمانوں نے آپکے احمدی ہونے کی وجہ سے شدید مخالفت کی لیکن آپکے حسن سلوک، ہمدردی خلائق اور رفاہ عام سرگرمیوں کی وجہ سے تمام مخالفت کافور ہو گئی۔ اور کچھ ہی عرصہ بعد اپنے والد بزرگوار کی یاد میں ایک بہت بڑا ہسپتال تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ اور یہ ہسپتال اس علاقہ میں بہت شہرت پا گیا۔

آپ کی وفات پر بغیر امتیاز مذہب وملت سینکڑوں لوگ آپ کے مکان پر آ جمع ہوئے۔ شہر مٹانور میں تمام دوکانیں بند کر دی گئیں۔

مرحوم کیرلہ کی مختلف احمدیہ مساجد کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنے خرچ پر مٹانور میں تعمیر مسجد کا کام شروع کیا جو تکمیل کے مرحلہ پر ہے۔

آپ مٹانور کے قریب کوڈالی میں قائم شدہ فضل عمر انگلش ہائر سیکنڈری سکول کے چیئر مین تھے۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ یہاں سکول تعمیر کرنے کے لئے مرحوم نے اپنی جیب خاص سے خطیر رقم خرچ کر کے 15 ایکڑ قطع زمین خرید کر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام وقف کیا تھا۔ اس کے بعد جماعت نے دو منزلہ عظیم الشان سکول تعمیر کیا جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔

کیرلہ میں کوڈالی کے علاوہ پینگاڈی، کرولائی اور کالیکٹ میں فضل عمر ہائی سکول کے نام سے چار تعلیمی مراکز نہایت کامیابی سے جاری ہیں۔ اس کے تعلیمی بورڈ کے چیر مین محترم اے پی کنجا مو صاحب صوبائی امیر اور وائس چیئر مین مرحوم ڈاکٹر منصور احمد صاحب تھے۔ آپ اسکول کے کاموں میں بہت دل چسپی لیتے تھے۔

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ صفحہ ::	(1)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ: قَالَ: نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل للعرب من شر قد اقترب)

ترجمہ: حضرت زینب بن جحشؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت اور بربادی ہو عرب کیلئے اس شر اور برائی کی وجہ سے جو قریب آ گئی ہے۔ آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار سے اتنا سوراخ کھل گیا ہے۔ آپؐ نے (وضاحت کیلئے) اپنی دو انگلیاں یعنی انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اس صورت میں کہ خبث اور برائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آ جائے۔

☆ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدِّمَشْقِيُّ نَا بِشْرُبْنُ بَكْرِنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكِلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَّ مِنْ قِلَّةٍ نَّحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَّلٰكِنَّكُمْ غُثَآءٌ كَغُثَآءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: عبدالرحمٰن، بشر، ابن جابر، ابوعبدالسلام، ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتیں پے درپے آویں گی تمہارے اوپر جیسے کھانے والے آتے ہیں کٹورے پر (بڑے پیالے پر)۔ ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اس زمانے میں کم ہوں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں تم اس زمانے میں بہت ہو گے لیکن تم ایسے ہو گے جیسے دریا کے پانی پر جھاگ ہوتی ہے (میل اور کوڑے کی) اللہ تمہاری ہیبت کو تمہارے دشمنوں کے دلوں میں سے نکال ڈالے گا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈالے گا۔ کسی کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ سستی کیوں ہوگی؟ آپ نے فرمایا دنیا کی الفت سے اور موت کے خوف سے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الملاحم)

حضرت سبیعؓ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں کے ساتھ مجھے ایک آباد چشمہ سے کوفہ کی طرف بھیجا گیا۔ تا کہ وہاں سے کچھ جانور خرید لاؤں۔ جب ہم کناسہ کے مقام پر ایک خانقاہ پر پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ میرے ساتھی تو جانوروں کی طرف چلے گئے۔ اور میں اس آدمی کی طرف آ گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت حذیفہؓ ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے دوسرے صحابہ ہمیشہ اچھی بھلائی اور خوش خبری والی باتیں آپ سے پوچھا کرتے تھے۔ لیکن میں مستقبل میں پیدا ہونے والے فتنہ و فساد کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ان بھلے دنوں کے بعد برے دن بھی آئیں گے۔ جس طرح پہلے برے دن تھے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا اس فتنہ سے بچنے کی کیا صورت اختیار کی جائے گی۔ آپ نے فرمایا تلوار۔ یعنی جنگ کا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا نتیجہ کیا ہوگا۔ دلی کدورت کے باوجود صلح کی سطحی کوششیں کی جائیں گی۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ کھڑے ہوں گے۔ ایسے حالات میں اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ دیکھو تو تم اس کی متابعت و مصاحبت اختیار کرو۔ اگر چہ اس وجہ سے تمہارا جسم لہولہان کر دیا جائے۔ اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے اور اگر تمہیں ایسے خلیفۃ اللہ کا قرب میسر نہ آئے تو زمین کے کسی کونے میں چلے جاؤ اگر چہ تم اکیلے درخت کے تنے کو پکڑے مر جاؤ۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اس نازک صورت حال کے اور کیا نتائج برآمد ہوں گے۔ آپ نے فرمایا پھر دجال کا غلبہ ہوگا۔ اس پر میں نے پوچھا وہ کیا شعبدے دکھائے گا۔ آپ نے فرمایا وہ نہریں جاری کرے گا۔ آگ سے کام لے گا۔ جو شخص اس کی نہر میں داخل ہوا یعنی اس نے دنیا کو ترجیح دی۔ اسے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا۔ اور گناہوں کی سزا پائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوا یعنی اس کی پیدا کردہ مشکلات کا اسنے سامنا کیا اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملے گا اور اس کے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ حذیفہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد پھر کیا ہوگا تو آپ نے فرمایا گھوڑی بچہ جنے گی تو اس کا بچہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت آ جائے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ھدنہ علی دخن کے کیا معانی ہیں؟ آپ نے فرمایا ایسے دل جو پہلے بھائی چارہ کی حالت پر واپس نہیں آئیں گے۔ یعنی ان میں دشمنی اور کھوٹ کی آگ سلگتی رہے گی۔ (بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

بقیہ صفحہ ::	(8)

آپ تبلیغ کے بہت شوقین تھے۔ ہسپتال میں مریضوں کے علاج کے علاوہ زبانی تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں کئی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

ابتدائی دنوں میں آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کی وجہ سے آپکو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ مٹانور میں جب پہلی دفعہ تبلیغی جلسہ عام منعقد ہوا اس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب اور خاکسار محمد عمر وغیرہ کی تقریریں ہونی تھیں تو قریب کی ہی مسجد میں سینکڑوں مسلمان جمع ہوئے۔ جلسہ پر حملہ کرنے کا ارادہ منصوبہ تھا۔ لیکن پولیس نے بروقت حکمت عملی کا مظاہرہ کر کے ان کو درہم برہم کر دیا۔ نقض امن کے پیش نظر ہمارا جلسہ درمیان میں ہی بند کرنا پڑا تھا۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد اسی مقام مٹانور میں کیرلہ جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس نہایت شاندار رنگ اور بہت کامیابی سے منعقد ہوئی۔ اب مٹانور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک جماعت قائم ہے۔

موصوف کو سپین میں تعمیر شدہ مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی توفیق ملی تھی۔ اسی طرح لندن اور جرمنی میں منعقدہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسوں میں بھی شرکت کی توفیق ملی تھی۔

آپ بہت غریب پرور تھے۔ غریبوں کی امداد کیلئے خفیہ طور پر دل کھول کر صدقہ و خیرات دیا کرتے تھے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے لازمی و طوعی چندوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر کیرلہ کی تمام جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں غمزدہ احمدی احباب و مستورات نے شرکت کی۔

5 مارچ کی صبح دس بجے ایک جم غفیر کی موجودگی میں خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد مٹانور سے بارہ کلومیٹر دور جماعت احمدیہ کوڈالی کے قبرستان میں تدفین کیلئے میت لے جائی گئی۔

کوڈالی میں نماز جنازہ کے بعد ہر دل عزیز ڈاکٹر صاحب کی میت قریب ہی احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور قبر کو منور فرمائے۔

آپ ماہنامہ ستیہ دوتن کے پبلشر تھے۔ آپ کی وفات کی خبر کیرلہ کے اکثر اخبارات میں فوٹو کے ساتھ شائع ہوئی۔ ایک مقامی ٹی وی نے بھی یہ خبر نشر کی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے والد بزرگوار محترم ابراہیم صاحب مرحوم عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ پینگاڈی کے صدر رہے۔ مرحوم ڈاکٹر صاحب کی سوگوار بیوی محترمہ زینب صاحبہ بھی کئی خوبیوں کی مالک ہیں۔ مرحوم کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ پہلی بیٹی ڈاکٹر صدیقہ ساجد صاحبہ اور داماد ڈاکٹر ساجد احمد صاحب، ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ہسپتال میں نہایت کامیابی سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ایک لڑکی شبانہ ہے اور لڑکا فیروز احمد دوبئی میں تھے۔ اپنے والد کی موت کی خبر سن کر بروقت تشریف لے آئے۔ اللہ تعالیٰ سب غمزدہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ کی وفات سے جماعت کو جو نقصان پہنچا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تلافی فرمائے۔ آمین۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

دعائوں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی — اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

ان دنوں کو غفلت میں نہ گزارو۔خبریں پڑھو تو چاہئے کہ تمہارے دل کانپ جائیں اور ان سے عبرت حاصل کرو

پس دعائیں کرو، دعائیں کرو، اتنی دعائیں کرو کہ عرشِ الٰہی ہل جائے اور خدا کا فضل دنیا کو بھی اور ہمیں مل جائے

سیدنا حضرت اقدس مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفة المسیح الثانی المصلح الموعود رضی الله عنه کے ایک خطاب سے درج ذیل اقتباس پیش کیا جاتا ہے جو الفضل 4جون 1941ء میں شائع ہوا ہے اور جو آج کل کے خوفناک حالات کے عین مطابق ہے ۔(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن 16جنوری 03ء) [ادارہ]

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

''یاد رکھو ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے ۔اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت اور اس کے تازہ شعائر ہماری حفاظت میں ہیں ۔ ہم کس طرح ان کی حفاظت کرسکتے ہیں۔اگر ہمارے مقابر پر ایک بھی بم گرے تو ہم کیا کرسکتے ہیں اور ان کو کیسے بچا سکتے ہیں۔ ہم اسی وقت حفاظت کرسکتے ہیں جب ہم آسمان پر ان سے بھی بہت زیادہ سخت بم بنانے لگ جائیں وہ طیارے ،وہ بحری اور ہوائی جہاز اور وہ گولہ بارود تیار کریں جو ان بموں ،توپوں ،جہازوں اور گولوں کو اڑا کر پھینک دیں اور یہ چیزیں ہم آسمان پر دعاؤں کے ذریعہ ہی تیار کرسکتے ہیں اور دعائیں بھی وہ جو رات اور دن گھبراہٹ، کرب اور اضطراب سے کی جائیں ،جو اس کوشش اور التزام سے کی جائیں جس طرح دوسرے لوگ سامان تیار کرتے ہیں۔جب تک ہماری یہ حالت نہ ہو مقابلہ میں کامیابی کی امید فضول ہے۔

ان دنوں کو غفلت میں نہ گزارو۔ خبریں پڑھو تو چاہئے کہ تمہارے دل کانپ جائیں اور ان سے عبرت حاصل کرو۔اس طرح نہ ہو جس طرح قرآن کریم میں ہے کہ کافر لوگ جو عبرت کے سامان دیکھتے ہیں تو اندھوں کی طرح ان پر سے گزر جاتے ہیں۔ چاہئے کہ رات دن گریہ و زاری میں گزریں۔ آج وہ زمانہ نہیں کہ ہنسو زیادہ اور روؤ کم۔ انسان کو چاہئے کہ آج روئے زیادہ اور ہنسے کم۔ بلکہ چاہئے کہ انسان روئے ہی روئے اور ہنسی اس کے لبوں پر بہت کم آئے تا آسمان سے وہ سامان پیدا ہوں جو ہماری بھی اور دوسرے لوگوں کی بھی کہ وہ ہمارے بھائی ہیں ان تباہ کن سامانوں سے حفاظت کرسکیں۔...... یہ مت سمجھو کہ ہم آرام سے ہیں۔ایک زمیندار جو اپنی زمین میں ہل چلاتا ہے یہ مت سمجھے کہ مجھ تک کون پہنچ سکتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ ہل ہی میری دنیا ہے باقی دنیا سے مجھے کیا سروکار۔ بموں نے اب دور و نزدیک کا سوال ہی نہیں رہنے دیا۔ کیا پتہ کل اس کا ہل سلامت رہ سکے یا نہیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ کل اس کے ماں باپ اور بیوی بچے اس کی آنکھوں کے سامنے زخمی نہ پڑے ہوں گے۔

پس دعائیں کرو۔ دعائیں کرو...... اتنی دعائیں کرو کہ عرش الٰہی ہل جائے اور خدا تعالیٰ کا فضل دنیا کو بھی اور ہمیں بھی مل جائے۔بے شک یہ عبرت کے سامان ہیں جن سے لوگوں کو ہدایت ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ دنیا کو بغیر تباہ کئے بھی ہدایت دے سکتا ہے۔پس میں آج یہ باتیں واضح طور پر بیان کرکے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ گو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پھر کبھی نہیں کہوں گا مگر آج میں نے وضاحت سے بتا دیا ہے کہ یہ دن بہت گھبراہٹ اور خطرہ کے دن ہیں۔ان کو رو رو کر گزارو اور ایسا اضطراب تمہارے اندر ہونا چاہئے کہ کھانا کھانا مشکل ہو جائے اور پانی حلق میں پھنسے اور نیندیں حرام ہو جائیں اور تم سے ایسا اضطرار ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کردے کہ اس مومن کے اضطرار نے میرے عرش کو ہلا دیا ہے''۔(الفضل ۴/جون ۱۹۴۱ء)

حالات حاضرہ

امت مسلمہ پر جہاد فرض ہو چکا ہے جو امریکہ کے ساتھ کھڑا ہے وہ قرآن کی زبان میں منافق ہے۔امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے

پاکستان کے سیاسی مولاناؤں کا فتویٰ

پاکستان کے سیاسی مولانا صاحبان جن کو ان دنوں پاکستان کے شمال مغربی علاقوں میں ایک حد تک کامیابی ملی ہے ان سب نے مل کر پاکستانیوں کو امریکہ کے خلاف جہاد کرنے اور امریکن مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔قبل ازیں انہی مولانا صاحبان نے نہتے اور ان پڑھ معصوم پاکستانیوں کو افغانستان کے جہاد میں جھونکا تھا جن میں سے جو بچ گئے ہیں اب بعد منت و ساجت اپنے ملک کو واپس لوٹ رہے ہیں۔اور اب پھر ملین مارچ کے تاریخی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے متحدہ مجلس عمل کے قائدین اور دیگر سیاسی رہنماؤں نے امریکہ اور صدر بش کے جارحانہ طرز عمل کی مذمت کرتے ہوئے عراقی عوام سے یکجہتی کا اظہار کیا اور اعلان کیا کہ امت مسلمہ پر جہاد فرض ہو چکا ہے جو امریکہ کے ساتھ کھڑا ہے وہ قرآن کی زبان میں منافق ہے۔ مسلح افواج کو چاہئے کہ قوم کو غلام بنانے کی بجائے دشمن کے خلاف ڈٹ جائیں سرحدوں کے دفاع پر واپس جائیں۔جیکب آباد شہباز ایئر بیس سے کہاں کیلئے طیارے اڑتے ہیں قوم کو بتایا جائے یہ کس قسم کا حصہ ہیں قوم آئینی حکومت چاہتی ہے ۔عوام عراق اور عراقی عوام کے ساتھ اور جنرل مشرف اور ان کا ٹولہ امریکہ کے ساتھ ہے ہم اسے برداشت نہیں کریں گے ۔امریکہ کا بھیانک چہرہ دنیا کے سامنے آچکا ہے اس کے جمہوریت اور انسانی حقوق کے دعوے بے نقاب ہو چکے ہیں کسی نام نہاد عالمی چیمپئن کو عراق پر اپنی حکومت مسلط کرنے کا حق نہیں دیا جاسکتا۔ مقررین نے ایف بی آئی اور امریکی فوجیوں کی موجودگی کو پاکستان کی آزادی خود مختاری کیلئے چیلنج قرار دیتے ہوئے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر پاک سرزمین کو ان سے پاک کیا جائے اور امریکی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے ۔اجتماع سے ایم ایم اے کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی ، قاضی حسین احمد مولانا فضل الرحمٰن ،نوابزادہ نصر اللہ خان ،مخدوم جاوید ہاشمی ، پروفیسر حافظ سعید پروفیسر ساجد میر ،مولانا سمیع الحق ،حافظ حسین احمد لیاقت بلوچ نے خطاب کیا دیگر مقررین میں رحمت خان وردگ ، حافظ عبدالرحمٰن انصاری ،مولانا عبد المالک ،عبدالجلیل نقوی، امیر حسین گیلانی ،محفوظ مہندی ، سیف اللہ منصور شامل تھے۔☆☆

جناب بُش ہم جنگ کے خلاف ہیں۔بُش صاحب شرم کریں۔ (مائیکل مور)

75ویں آسکر ایوارڈ کے ناظرین اور ایوارڈ حاصل کرنے والوں نے عراق میں جاری جنگ کی حمایت اور مخالفت میں کئی باتیں کی ہیں۔بہترین ڈاکومنٹری فلم بولنگ فار کلمبائن پر آسکر ایوارڈ حاصل کرنے والے مائیکل مور نے صدر بش پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ہم غیر حقیقت پسندی کے مداح ہیں اور ہم خیالی دنیا میں رہتے ہیں۔ایک ایسا شخص ہم میں ہے جو غلط وجوہات کی بناء پر ہم کو جنگ کے لئے بھجوا رہا ہے۔جناب بش ہم جنگ کے خلاف ہیں۔آپ کو شرم آنی چاہے۔بش صاحب شرم کریں۔☆

جاپان کا فوری طور پر فوجی دستے عراق بھجوانے سے انکار۔

جنگ میں کامیابی کے بعد وہاں امن و امان کی بحالی کیلئے اپنے فوجی دستے بھجوائے ۔ جاپانی ذرائع ابلاغ کی رپورٹس کے مطابق جاپان کی حکومت امریکہ کی اس درخواست پر غور کررہی ہے۔لیکن جاپان کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ان خبروں کی تردید کی کہ قانون کے مطابق جاپانی فوج کو صرف ان علاقوں میں بھیجا جاسکتا ہے جہاں پر جنگ مکمل طور پر بند ہو چکی ہو ۔حکومتی جماعت لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے جنرل سیکرٹری تاکو یاماساکی نے کہا کہ وہ جلد پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کریں گے جس سے جاپانی فوج کے عراق جانے کا راستہ ہموار ہوگا۔جاپانی وزیر اعظم کوئی زومی نے امریکہ کو عوامی مخالفت کے باوجود سیاسی امداد کی پیشکش کرتے ہوئے کہا ہے کہ جاپان جنگ کے بعد عراق کی دوبارہ بحالی میں شریک ہوگا۔مہاجرین کی امداد اور ہمسایہ ممالک کو جنگ کے اثرات سے بچانے کے لئے جاپان نے اردن کیلئے سو ملین ڈالر ،چار سو ملین ڈالر فلسطین اور ساڑھے پانچ سو ملین ڈالر اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسیوں کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔☆

سابق معائنہ کار نے کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹری سے متعلق پنٹاگون کی رپورٹ مسترد کردی

اقوام متحدہ کے سابق معائنہ کار اسکاٹ رٹر نے پینٹاگون کی طرف سے عراق میں کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹری کا پتہ چلانے کے دعوے کو مسترد کرتے ہوئے اسے من گھڑت قرار دیا ہے۔برطانوی ٹی وی سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی آزاد ذرائع سے تصدیق کرنا ضروری ہے ممکن ہے کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں سے پنٹاگون نے اس کی تصدیق کی ہے کہ امریکی افواج نے نجف میں ایک کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹری کا کھوج لگایا ہے ۔رٹر نے کہا کہ وہ نجف شہر کو بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ یہ شیعہ آبادی کا مرکز ہے اور یہی بات ہے جو اس دعوے میں شکوک وشبہات کو جنم دیتی ہے کہ عراق شیعہ آبادی کے وسط میں کیمیائی ہتھیار بنا رہا ہے اور اس کا کوئی جواز نہیں بنتا۔☆

بقیہ صفحہ:: (12)

ایسے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے جو آگ سے بھرا ہوا تھا فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا پس یہ اللہ تھا جس نے تمہیں اس گڑھے سے بچا لیا۔ اس کنارے کی حالت سے ہٹا کر تمہیں دور لے گیا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات تم پر کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔۔۔۔

اس مضمون کو سمجھنے کے بعد آپ اس زمانے میں آج بدنصیبی سے مسلمانوں کی جو حالت ہے اس کی طرف واپس آئیں۔ ایران اور عراق میں جو جنگ ہوئی۔ ۸ سال تک مسلمان ایک دوسرے کا خون بہاتے رہے۔ کیا اس آیت کریمہ کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ آگ کے کنارے پر نہیں کھڑے تھے؟ کیا اس آیت کریمہ کی روشنی میں کوئی انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے مضبوطی سے خدا تعالیٰ کی رسی کو تھاما ہوا تھا؟ اور "جمیعا" وہ سب اجتماعی طور پر اس رسی سے چمٹے ہوئے تھے؟ پس یہ آیت محض ایک نظریاتی فلسفہ پیش نہیں کر رہی بلکہ دنیا کی گہری حقیقتوں سے ہمیں آشنا کر رہی ہے۔ ایسی ٹھوس حقیقتیں ہیں جن سے انسان نظر بچا کے نکل نہیں سکتا۔ ایسی حقیقتیں ہیں جو قوموں کو گھیر لیا کرتی ہیں اور خواہ آپ ان کو نظرانداز کریں' ان کے نتائج سے آپ بچ نہیں سکتے۔

پس قرآن کریم کا یہ ارشاد کہ تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کا حق اختیار کرو یعنی تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کا حق ادا کرو اور ہرگز نہ مرو جب تک تم مسلمان نہ ہو' مسلمانوں پر لازم کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اکٹھے ہو کر ایک جان ہو کر خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور اس حالت کو اس طرح چمٹے رہیں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی ان کا ہاتھ خدا کی رسی سے جدا نہ ہو اور ایک دوسرے سے بھی جدا نہ ہو یعنی ایک طرف خدا کی رسی کو تھاما ہوا ہو اور دوسری طرف وہ سب اکٹھے ہوں اور مل کر ایک ہی رسی کو پکڑا ہو۔ یہ وہ امت مسلمہ کی وحدانیت کا منظر ہے جو قرآن کریم کی ان آیات نے تفصیل سے کھول کر ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمان جو قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں تو مضامین پر گہرا غور نہیں کرتے۔ اکثر تو ایسے ہیں جو نہ پڑھنے کے اہل رہے نہ غور کرنے کے ______ مگر ان کے راہنما قرآن کریم کی آیات پڑھ کر ان کو اکٹھا کرنے کی بجائے ان کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں یعنی ظلم کی حد ہے کہ قرآن کریم تو اللہ کی رسی کی یہ تعریف فرما رہا ہے کہ اس کو پکڑو اور اجتماعی طور پر پکڑو اور تم یقیناً ہر قسم کی آگ کے عذاب سے بچائے جاؤ گے۔ اگر تم لڑائی کے لئے تیار بھی بیٹھے ہو گے۔ ایک دوسرے کے گریبان پکڑنے کے لئے مستعد ہو گے تو اللہ تعالیٰ اس رسی کی برکت سے تمہیں ایک دوسرے سے دور ہٹا دے گا یعنی دشمنی کی حالت سے دور ہٹا دے گا اور پھر محبت کی حالت میں قریب کرے گا اور اتنا قریب کر دے گا کہ تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن جاؤ گے۔ کتنا حسین منظر ہے جو تقویٰ کے نتیجے میں پیدا کر کے دکھایا گیا ہے اور اس کے برعکس آج مسلمان علماء قرآن کے حوالے دے دے کر منہ سے جھاگیں اڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے نفرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ پہلے ۸ سال تک دنیا نے یہ تماشہ دیکھا کہ ایران قرآن کے حوالے سے عراق کے قتل کی تعلیم دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ کافر ہیں ان کو مارو اور ان کو قتل کرو اور تم غازی بنو گے اور اگر تم ان کے ہاتھوں سے مارے گئے تو تم شہید ہو گے اور عراقی علماء اسی زور اور شدت کے ساتھ اہل عراق کو یہ خوشخبری سنا رہے تھے کہ اگر تم ایرانی کافروں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے تو یقیناً جنت میں جاؤ گے۔ خدا کے نزدیک تمہارا مرتبہ شہداء کا مرتبہ ہو گا اور اگر ان بدبختوں کو مارو گے تو ایک کافر کو واصل جہنم کر رہے ہو گے۔۔۔۔

اب آپ اندازہ کریں کہ یہ "حبل اللہ" ہے جس کی قرآن کریم تعلیم دیتا ہے۔ اب وہی عراق ہے جس کے ساتھ سارا عرب تھا اور یہ جو اسلام اور غیر اسلام کی جنگ قرار دی جا رہی تھی اس نے مختلف روپ دھارے ہیں۔ کبھی تو یہ سنی اسلام کی شیعہ اسلام سے جنگ قرار دی گئی۔ کبھی بدکرداروں اور غاصبوں کی جو حقیقت میں اسلام سے مرتد ہو چکے تھے ایمان والوں اور تقویٰ شعار لوگوں سے جنگ قرار دی گئی۔ کبھی اہل عرب کی عجمیوں سے جنگ بن گئی اور جو بھی عرب ممالک عراق کے ساتھ اکٹھے ہوئے درحقیقت محض اسلام کے نام پر نہیں کیونکہ ان کے دوسری جگہ شیعوں سے اسی طرح تعلقات تھے بلکہ بہت سے شیعہ اکثریت کے ممالک بھی عراق کے ساتھ اکٹھے ہو گئے اس لئے کہ عرب تھے۔ اس لئے وہ جنگ عرب اور عجم کی جنگ بن گئی اور اس طرح انہوں نے عراق کی حمایت کی لیکن نام اسلام کا استعمال کیا کہ ظلم ہو رہا ہے' ایک ایسا ملک جو حقیقت میں اسلام سے دور جا پڑا ہے وہ مسلمانوں اور عربوں پر حملہ کر رہا ہے یعنی دُھرا گناہ کر رہا ہے۔ اور اب آپ دیکھ لیں کہ عالم اسلام یعنی سنی عالم اسلام کہہ لیں یا عرب عالم اسلام عین بیچ سے دو نیم ہو چکا ہے اور بہت سے عرب مسلمان ممالک مل کر ایک بہت بڑے مسلمان ملک عراق کے مقابل پر اکٹھے ہو گئے ہیں اور وہ جنگ کی آگ بھڑکنے کو تیار بیٹھی ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ اس وقت تم آگ کے کنارے پر کھڑے تھے یعنی کہ ایک وقت تھا کہ تم آگ کے کنارے پر کھڑے تھے' اللہ تھا جس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ پس ابھی اس آگ کے گڑھے میں یہ پڑے نہیں ہیں لیکن اگر قرآن کریم پر ان کا ایمان ہے اور اس آیت کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کے حوالے سے میں ان سب سے عاجزانہ التجا کرتا ہوں اور بڑی شدت سے التجا کرتا ہوں کہ خدا کے واسطے اس آیت کے درس آجکل اپنی مساجد میں' اپنے ریڈیو پر' اپنے ٹیلی ویژنز پر' اپنے اخبارات میں دیں اور اپنے ملکوں کے باشندوں کو بتائیں کہ قرآن کریم تم سے کیا توقع رکھتا ہے اور اگر تم لڑ پڑے تو پھر ہرگز تمہاری موت اسلام کی موت نہیں ہو گی۔ قرآن سچا ہے تمہارے دعوے جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ قرآن جھوٹا نکلے اور تمہارے دعوے سچے ہوں۔

قرآن کریم فرماتا ہے **لا تفرقوا** ہرگز تفرقہ اختیار نہیں کرنا۔ خدا کی رسی کو اکٹھے مضبوطی سے تھامے رکھو اور یہی وہ چیز ہے جو تمہیں جنگوں کی ہلاکتوں اور جنگوں کے عذاب سے بچا سکتی ہے۔ پس تمام دنیا میں احمدیوں کو مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہئے کہ تمہیں ہلاکت سے بچانے کا نسخہ قرآن کریم کی ان آیات میں ہے جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ان پر غور کرو' خدا کا خوف کرو اور مسلمان مسلمان کی گردن کاٹنے سے اپنے ہاتھ کھینچ لے کیونکہ نہ مقتول کی موت اسلام کی ہو گی' نہ قاتل خدا کے نزدیک غازی ٹھہرے گا بلکہ ایک مسلمان کو قتل کرنے والا قرار دیا جائے گا۔ اور اگر اس قتل میں غیر قوموں کو بھی وہ اپنا شریک کر لیں' غیر مسلموں کو بھی آواز دے کر بلائیں کہ آؤ اور ہمارے بھائیوں کی گردنیں اڑانے میں ہماری مدد کرو تو پھر یہ اور بھی زیادہ بھیانک شکل بن جاتی ہے۔ پس دعاؤں کا تو وقت ہے ہی کیونکہ دعاؤں کے بغیر دلوں کے قفل کھل نہیں سکتے۔ محض نصیحت کی کنجی سے دل نہیں کھلا کرتے جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے توفیق نصیب نہ ہو۔ پس دعائیں بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور مسلمانوں کی توجہ بار بار ان آیات کریمہ کی طرف مبذول کرائیں اور ان کو بتائیں کہ اسی میں تمہاری زندگی ہے اور اس سے روگردانی میں تمہاری موت ہے لیکن ایسی دردناک موت ہے جس کے متعلق قرآن کریم کی یہ آیت گواہی دے گی کہ جب تم مرے تھے تم تقویٰ کا حق ادا کرنے والے نہیں تھے جب تم مرے تھے تو اسلام کی حالت میں نہیں مرے پس بہت ہی خطرناک وقت ہے جو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے کھڑا دیکھ رہے ہیں۔

تمام دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو خدا تعالیٰ کی خلافت کی رسی سے وابستہ ہے۔ اس "حبل اللہ" سے وابستہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی شریعت سے عہدِ وفا باندھ کر اکٹھے ہو کر ایک ہاتھ پر جمع ہو کر اس آیت کے مضمون کا حق ادا کر دیا اور "حبل اللہ" کو "جمیعا" اجتماعی طور پر چمٹ گئے۔

پس نہ صرف یہ کہ آپ چمٹے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی نجات کی دعوت دیں اور اس رسی کی طرف بلائیں جو زندگی کی واحد ضمانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 8 April 2003 Issue No.14

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
:40 euro
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

تمام دنیا میں احمدیوں کو مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہئے کہ تمہیں ہلاکت سے بچانے کا نسخہ قرآن کریم کی ان آیات میں ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُو اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَاناً وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذَالِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ....(ال عمران : 04-103)

اس آیت کے درس کو آجکل اپنی مساجد میں اپنے ریڈیو پر اپنے ٹیلی ویژن پر اپنے اخبارات میں دیں

.... سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر ....

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے بارہ سال قبل عراق امریکہ جنگ کے موقع پر 23 نومبر 1990 کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے مسلم اقوام اور ممالک کو حبل اللہ کے پکڑنے اور ایک ہو جانے کی تلقین فرمائی تھی۔ چونکہ آج کے دور میں پھر اس نصیحت کی بہت ضرورت واہمیت ہے لہذا حضور انور کے مذکورہ خطبہ جمعہ سے ایک اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔(ادارہ)

"حبل اللہ" کس کو کہتے ہیں؟۔ پہلے اس پر میں کچھ بیان کر دوں پھر اس مضمون پر مزید کچھ روشنی ڈالوں گا۔ قرآن کریم کی رو سے حبل اللہ کا ترجمہ کرتے ہوئے دو ایسی آیات ذہن میں ابھرتی ہیں جہاں حبل کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ ایک تو آیت وہ ہے جہاں فرمایا۔ **ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ** کہ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ذلت مسلط کر دی گئی ہے **اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ** سوائے اس کے اللہ کی حبل ان کو اس ذلت سے مستثنیٰ کرنے والی ہو۔ **وحبل من الناس** اور لوگوں کی حبل ان کو اس ذلت سے پیش کر کے چلا گیا تو کیا ہر انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا اس صاحب شریعت نبی سے ایک تعلق قائم ہو چکا ہے اللہ کی حبل کے ذریعے۔ میں اپنے عہد بیعت میں جو روحانی معنوں میں میں نے اس سے جوڑا ہے یا باندھا ہے مخلص ہوں اور ثابت قدم ہوں اور اسی طرح شریعت سے میرا تعلق ہے تو مجھے اب کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے گویا میرا اسلام اسی سے کامل ہو گیا کہ میں نے ایک شارع نبی کو قبول کیا اور اس کی شریعت کے ساتھ اطاعت کا تعلق جوڑ لیا۔

یہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہی آیت یہ دیتی ہے کہ **وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا** اسلام سے مراد یہ نہیں ہے کہ تم شریعت سے تعلق جوڑ لو اور صاحب شریعت نبی سے تعلق جوڑ لو بلکہ "حبل اللہ" سے مراد یہ ہے یعنی دوسرے معنوں میں اسلام سے مراد یہ ہے کہ اکٹھے رہ کر تعلق جوڑو۔ جہاں بھی تمہارا تعلق بظاہر قائم رہا اور آپس کا اتحاد ٹوٹ گیا وہاں تم اسلام کی حالت سے باہر نکل جاؤ گے۔ پس خدا کی رسی کو پکڑنا کافی نہیں خدا کی رسی کو اجتماعی طور پر پکڑنا ضروری ہے۔

یہ ایک عظیم الشان مضمون ہے جس نے اس بات کی طرف توجہ مبذول فرمائی کہ امت کا شیرازہ بکھرنے نہیں دینا ورنہ شریعت اور صاحب شریعت نبی سے تمہارا تعلق کوئی کام نہیں دے گا۔ اگرچہ تم بظاہر تعلق رکھتے ہو گے لیکن تمہاری حرکتوں کی وجہ سے، تمہارے اعمال کی وجہ سے یا تمہارے اقوال کی وجہ سے امت کا شیرازہ بکھرنے لگے گا اور تم ایک دوسرے سے جدا ہونے لگو گے تو پھر "حبل اللہ" سے تمہارا تعلق حقیقی معنوں میں شمار نہیں کیا جائے گا اور خدا کے نزدیک تم سزا کے مستحق ٹھہرو گے۔ پس اسلام کی یہ مزید تشریح ہے جو پہلی آیت سے ذہن میں نہیں ابھرتی تھی از خود ذہن اس طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا لیکن اس دوسری آیت نے اس کو کھول کر بیان فرما دیا۔ پس بیعت خلافت کی جو ضرورت پڑتی ہے وہ اس لئے نہیں کہ خلیفہ کوئی صاحب شریعت مامور ہوتا ہے بلکہ خدا کے صاحب شریعت رسول کے گزر جانے کے بعد اس قرآن کے یا اس کتاب کے باقی رہنے کے بعد جو ہر صاحب شریعت نبی کے بعد باقی رکھی جاتی ہے محض ان سے تعلق کافی نہیں ہے، پھر جمعیت کیسے نصیب ہو گی۔ جمعیت مرکزیت سے نصیب ہوتی ہے اور نظام خلافت وہ جمعیت عطا کرتا ہے۔ خلافت سے تعلق ٹوٹ جائے تو پھر امتیں بکھر جاتی ہیں۔ پس جب بھی ایک امت دو فرقوں میں تبدیل ہو جائے یا تین یا چار یا پانچ فرقوں میں بٹ جائے اور ان میں سے کسی کا بھی خلافت سے تعلق قائم نہ ہو اور خدا کی رسی کو اس طرح نہ چمٹیں کہ گویا سب اکٹھے ہو گئے اور ایک ہاتھ پر جمع ہو گئے تو درحقیقت قرآن کریم کے بیان کے مطابق ان کا "حبل اللہ" سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خلافت کے سوا کوئی دنیا کا نظام جمعیت پیدا نہیں کر سکتا۔ فرقے تو آپ کو بہت سے دکھائی دیں گے مگر کسی فرقے میں بھی وہ جمعیت نہیں ہے جو نظام خلافت کے اندر آپ کو دکھائی دیتی ہے۔ پس خلافت راشدہ کے بعد آپ دیکھیں کہ کس طرح امت بکھرنے لگی اور متفرق ہونے لگی اور وہ جمعیت جو آپ کو خلفائے راشدین کے وقت دکھائی دیتی تھی وہ جب ایک دفعہ ٹوٹی تو پھر ٹوٹ کر بکھرتی چلی گئی اور ٹکڑے ہوتی چلی گئی۔ پس یہ بہت ہی اہم مضمون ہے اسلام کا یعنی حقیقی اسلام کا کہ صاحب شریعت رسولؐ سے تعلق باندھو، اس کی ذات سے بھی تعلق باندھو اور اس کی شریعت سے بھی کیونکہ وہ عہد جو رسولؐ سے، صاحب شریعت رسولؐ سے باندھا جاتا ہے وہ صرف یہ نہیں ہوتا کہ ہم اس شریعت کی اطاعت کریں گے جو تجھ پر نازل ہوئی بلکہ یہ ہوتا ہے کہ اس شریعت کی بھی اطاعت کریں گے اور تیری بھی اطاعت کریں گے۔ پس صاحب شریعت نبی کے گزرنے کے بعد جمعیت کا تصور ہی نہیں پیدا ہو سکتا اگر خلافت جاری نہ ہو ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ اس کے جانے کے بعد ہر شخص انفرادی طور پر "حبل اللہ" کو پکڑ لے اور یہی اس کے لئے کافی ہے۔ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ کافی نہیں **وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا** مل کر اکٹھے ہو کر تم نے "حبل اللہ" کو پکڑنا ہے۔ پس منطقی طور پر کوئی اور راہ دکھائی نہیں دیتی سوائے اس کے کہ نبوت کے بعد خلافت جاری ہو اور جب خلافت ایک دفعہ بکھر جائے تو پھر دوبارہ نبوت کے ذریعے قائم ہوتی ہے خواہ وہ پہلی شریعت کی نبوت کا اعادہ ہو۔ نئی شریعت نہ بھی آئے مگر دوبارہ آسمان سے "حبل اللہ" اترتی ہے اور پھر دوبارہ جمعیت عطا ہوتی ہے اس کے بغیر جمعیت نصیب نہیں ہو سکتی۔

پھر فرمایا --- **وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ**۔ دیکھو، اس وقت کو یاد کرو۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ **فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ** یہ اللہ تھا جس نے تمہارے دلوں کو آپس میں محبت کے رشتوں میں مضبوطی سے باندھ دیا۔ **فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا** تو یہ کیا عجیب معجزہ رونما ہوا کہ تم جو ایک دوسرے کے دشمن تھے، ایک دوسرے کے بھائی بن گئے **وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ** اور تم ایک

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں